سرکاری رپورٹ

پانچواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۶ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۳ ذوالحج ۱۴۱۱ھ (بروز یک شنبہ)

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۲
۲-	وقفہ سوالات	۴
۳-	تحریک استحقاق نمبر ۳، منجانب سید ظہور حسین خان کھوسہ	۳۶

جلد پنجم

شمارہ چہارم

فہرست ممبران اسمبلی

۱-	میر عبد المجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر
۲-	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ
۳-	نواب محمد اسلم رئیسانی	سینئر وزیر (وزیر خزانہ)
۴-	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵-	سردار اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶-	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷-	شیخ جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸-	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹-	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰-	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱-	ماسٹر جانسن اشرف (نمائندہ عیسائی اقلیت)	وزیر اقلیتی امور
۱۲-	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳-	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴-	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵-	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶-	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷-	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری و تحفظ حیوانات
۱۸-	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت و حرفت
۱۹-	میر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰-	نواب ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ
۲۱-	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود (سوشل ویلفیئر)
۲۲-	ڈاکٹر کلیم اللہ	

۲۳- مسٹر سعید احمد ہاشمی
۲۴- میر علی محمد نوتیزئی
۲۵- مسٹر عبدالقہار خان
۲۶- مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی
۲۷- سردار محمد طاہر لونی
۲۸- میر باز خان کھیتران
۲۹- حاجی ملک کرم خان ترکک
۳۰- سردار میر ہمایوں خان مری
۳۱- نواب محمد اکبر خان بگٹی
۳۲- میر ظہور حسین خان کھوسہ
۳۳- سردار فتح علی عمرانی
۳۴- مسٹر محمد عاصم کرد
۳۵- سردار میر چاکر خان ڈومکی
۳۶- میر عبدالکریم نوشیروانی
۳۷- شہزادہ جام علی اکبر
۳۸- مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ
۳۹- ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ
۴۰- مسٹر ارجن داس بگٹی — نمائندہ ہندو اقلیت
۴۱- سردار سنت سنگھ — نمائندہ سکھ و پارسی اقلیت

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں/ بجٹ اجلاس

بروز یک شنبہ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۲ ذی الحج ۱۴۱۱ھ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان' ایڈووکیٹ

شام ساڑھے چار بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ (۱۴ ع ۱۹ (سورہ النحل ۹۰،۹۱)

ترجمہ : پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دیتے رہنے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو' جبکہ تم اس کو اپنے ذمہ کرلو اور حلف کو بعد اس کے مستحکم کرنے کے مت توڑو اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **جناب اسپیکر۔** اب وقفہ سوالات ہے۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب کا پہلا سوال ہے۔ میر صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آڈر) جناب اسپیکر صاحب ۱۳ جون کے اجلاس کے مطابق آج کی کاروائی محکمہ سروز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق تھی۔ آپ نے رولنگ دی تھی کہ مذکورہ محکمہ کے سوالات کو ۱۶ تاریخ تک موخر کیا جاتا ہے' آج ۱۶ تاریخ ہے۔ جناب والا۔ لہٰذا وہ سوالات آج کے دن کے لئے رکھ گئے تھے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ سوالات آج کے دن کے لئے رکھے گئے تھے تو ایسا نہیں ہے بات یہ ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب ۱۶ تاریخ کو آنے والے تھے۔ ان کے آنے کے بعد یہ سوالات ہوئے تھے ہم نے یہ نہیں کہا تھا کہ ۱۶ تاریخ کو ان کے جواب ہونگے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب ہم تو آپ کی رولنگ کو تقدم دے رہے تھے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہم نے کہا تھا کہ وہ ۱۶ تاریخ تک چھٹی پر ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** As you wish, Sir.

☆ ۱۹۸ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ ماہ پہلے موجودہ وزیراعلیٰ صاحب نے ہر رکن اسمبلی کو پانچ ہزار بلڈوزر گھنٹے الاٹ کرنے کا اعلان کیا تھا تاکہ ہر رکن اسمبلی اپنے حلقے کی زرعی زمینوں کی ہمواری اور بندات پر کام کرنے کے لئے زمینداروں میں تقسیم کرے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ اعلان کے مطابق ہر رکن اسمبلی کو بلڈوزر گھنٹے مختص کئے جارہے ہیں؟

○ **مولوی عصمت اللہ۔** (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جی ہاں- یہ درست ہے کہ موجودہ وزیراعلیٰ صاحب نے ہر رکن اسمبلی کے لئے پانچ ہزار (۵۰۰۰) بلڈوزر کے گھنٹے الاٹ کرنے کا اعلان کیا تھا مگر بلڈوزر گھنٹوں کی کم ہونے کی وجہ سے عملدر آمد نہیں ہوسکا- اب تک جن ارکان اسمبلی کے اختیار میں گھنٹے مختص کئے گئے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے-

۱-	جناب میر تاج محمد خان جمالی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲-	جناب جعفر خان مندوخیل	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۳-	جناب ملک محمد سرور کاکڑ	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۴-	جناب حاجی محمد شاہ مردانزئی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۵-	میر عبدالمجید بزنجو	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۶-	جناب سعید احمد ہاشمی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۷-	جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۸-	جناب مولوی عبدالغفور حیدری	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۹-	جناب مولوی عصمت اللہ	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۰-	جناب مولوی امیر زمان	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۱-	جناب مولوی نیاز محمد دوتانی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۲-	جناب سید عبدالباری	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۳-	جناب محمد اسلم رئیسانی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۴-	جناب ثناء اللہ زہری	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۵-	جناب میر محمد علی رند	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۶-	جناب میر حسین اشرف	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۷-	جناب میر محمد اسلم بزنجو	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۸-	جناب ڈاکٹر کلیم اللہ خان	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۱۹-	جناب عبدالقہار خان	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے

۲۰-	جناب عبدالحمید خان	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۱-	جناب حاجی نور محمد صراف	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۲-	جناب میرباز خان کھیتران	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۳-	ماسٹر جانسن اشرف	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۴-	جناب میر کچکول علی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۵-	جناب ڈاکٹر عبدالمالک	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۶-	جناب اسرار اللہ زہری	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۷-	جناب میر جان محمد جمالی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۸-	جناب محمد صالح بھوتانی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۲۹-	جناب میر ذوالفقار علی مگسی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۳۰-	جناب میر چاکر خان ڈومکی	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۳۱-	جناب جام علی اکبر	۳۵۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۳۲-	جناب میر عبدالکریم نوشیروانی	۱۰۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۳۳-	جناب حاجی علی محمد نوتیزئی	۱۰۰۰ بلڈوزر گھنٹے
۳۴-	جناب میر فتح علی عمرانی	۱۰۰۰ بلڈوزر گھنٹے

یہ گھنٹے سال ۹۰-۱۹۸۹ء کے الاٹ شدہ گھنٹوں میں بقایا رہ گئے تھے۔

Accelerated Socio Economic

Development Programme (MPA Scheme)

○ گھنٹوں میں رہ گئے تھے۔ جن کو از سر نو نے ۳۴ ارکان اسمبلی کو مختص کئے گئے چونکہ بلڈوزر کی تعداد کم تھی لہٰذا جناب وزیراعلیٰ صاحب کے اعلان کے مطابق ہر رکن اسمبلی کو پانچ ہزار (۵۰۰۰) گھنٹے مہیا نہیں کیا جاسکا۔ جن اراکین اسمبلی کے لئے اب تک بلڈوزر کے گھنٹے مختص نہیں کئے گئے ہیں ان کے لئے فنڈز کی تجویز حکومت کو پیش کردی گئی ہے۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جناب اسپیکر۔ جزو "ب" میں بتایا گیا ہے کہ ۳۴ ممبران کو ساڑھے تین ہزار گھنٹے بلڈوزر ہاورز دیئے گئے ہیں باقی تین ممبران کو ایک ہزار گھنٹے یعنی میر عبدالکریم نوشیروانی' میر فتح علی عمرانی اور نوتیزئی صاحب کو' لیکن باقی دس ممبران کو نہیں دیئے گئے جبکہ پچھلے اجلاس میں وزیر صاحب نے یہاں فرمایا تھا کہ ہر ممبر کو تین ہزار پانس سو گھنٹے بلڈوزر کے دیئے جائیں گے لیکن ابھی جیسا کہ جواب دیا گیا ہے اس فلور کے سامنے وہ کیا ہے؟ انہوں نے وعدہ کیا تھا۔

○ **مولوی عصمت اللہ۔ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن کا جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے بعض ممبران کو بلڈوزر ہاورز دیئے گئے یا دیئے جانے والے تھے وہ ان کو نہیں ملے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ فنڈز کم تھے اس لئے سب ممبران کو ہاورز نہیں دیئے گئے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ حزب اختلاف کے بعض ممبران کو دیئے گئے ہیں اور بعض کو اگر نہیں دیئے گئے تو یہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے۔ آئندہ سال انشاء اللہ ان کو دے دیئے جائیں گے۔ اگر رواں مالی سال کے دوران ان کو نہیں دیئے جاسکے تو آئندہ دے دیئے جائیں گے۔ اس میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں' وہ بے فکر رہیں۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جب ایک چیز آپ کے پاس نہیں تو آپ نے وعدہ کیوں کیا تھا کہ اگلے سیشن میں سب کو دے دیئے جائیں گے؟ آپ صاف جواب دے دیں کہ میرے پاس نہیں جب ہوں گے تو آپ کو دے دیں گے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** میرے خیال میں آپ کے سوال کا جواب ہوگیا ہے اس بارے میں مزید کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** آپ کے وزیر زراعت نے وعدہ کیا تھا کہ اگلے سیشن تک حزب اختلاف کا جو بھی ہوگا سب کو ساڑھے تین ہزار گھنٹے دیئے جائیں گے انہوں نے اس طرح وعدہ کیا تھا۔ اس فلور پر کہ آپ کو دیئے جائیں گے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** آپ کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ آپ کو دیئے جائیں گے۔ ابھی میں نے وجہ بیان کردی ہے کہ فنڈز دستیاب نہ ہونے کے سبب ایسا نہ ہوسکا' اب فنڈز دستیاب ہونے پر آپ کو

بلڈوزر ہاورز دے دیئے جائیں گے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ جس طرح فلور آف دی ہاؤس پر کہا گیا کہ سارے ممبران جن کا تعلق ٹریژری بینچوں سے ہو یا جن کا تعلق اپوزیشن سے ہوگا سب کو گھنٹے دیئے جائیں گے۔ یہ بات فلور آف دی ہاؤس پر ہوئی یہاں یقین دہانی کرائی گئی تھی لیکن ٹریژری بینچز والوں کو تو گھنٹے دے دیئے گئے جبکہ اپوزیشن کے ممبران کو نہیں دیئے گئے۔ محترم منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ گھنٹے کم تھے لیکن وہ اگر خود ڈھائی ہزار لے لینے کی بجائے ساڑھے تین ہزار کے بعض ٹریژری بینچز والوں کو ڈھائی ڈھائی ہزار گھنٹے دے دیتے اور اس طرح تمام اپوزیشن والوں کو بھی دے سکتے تھے لیکن اس میں کیا منطق ہے کہ دو دو ہزار خود لے لیتے اور دو دو ہزار ہمیں دے دیتے اس لئے کہ آپ نے وعدہ بھی تو کیا تھا؟

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** منطق کا میں نے نہیں کہا میں نے عذر بیان کردیا کہ فنڈز کی کمی اس کی بنیادی وجہ تھی یہ تو کوئی منطق کی بات نہیں ہے' فنڈز کی کمی کی بات ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** منطق کا میں نے کہا تو اپنی طرف سے نہیں کہا پہلے کہا گیا کہ ساڑھے تین ہزار گھنٹے کم ہیں' فنڈز کی کمی کا مطلب یہ تو نہیں کہ ساڑھے تین ہزار گھنٹے سارے ٹریژری بینچز کو دے دیئے جائیں اور اپوزیشن کو بالکل نہ دیا جائے۔ کیا اس طرف بیٹھنے والوں کے لئے کم ہے اور دوسری طرف بیٹھنے والوں کے لئے کم نہیں؟

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر۔ ضمنی سوال میں ایک وجہ کے بارے میں دریافت کیا جاسکتا ہے میں نے اس کی وجہ آپ کو بتا دی ہے کہ فنڈز کی کمی تھی۔ اگر وہ مزید بحث کرنا چاہتے ہیں تو بول سکتے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ آپ کے الفاظ ہیں اور ہم بھی مانتے ہیں کہ فنڈز کی کمی تھی۔ اتنے فنڈز نہیں تھے جن کو تقسیم کیا گیا۔ ہم اس بارے میں کہتے ہیں کہ اگر فنڈز کم تھے تو وہ خود دو دو ہزار گھنٹے لے لیتے لیکن اپنے لئے تو ساڑھے تین ہزار گھنٹے لے لئے اور ہمارے لئے گھنٹہ بھی نہیں ہے۔ کیا یہی جمہوریت ہے؟ کیا یہی جمہوریت کا تقاضہ ہے؟ کیا اس طرف بیٹھے ہوئے ممبران کو ہی عوام نے ایلیکٹ کیا ہے؟ کیا اپوزیشن والوں کو سلیکٹ کیا گیا ہے؟ نہیں جی۔ ہمیں بھی تو عوام نے ہی ایلیکٹ کیا ہے بلکہ ہمیں تو اس

لی زیادہ ضرورت ہے۔ فنڈز کی کمی تھی اپنے آپ کو تو ساڑھے تین ہزار گھنٹے دے دیئے لیکن اپوزیشن کو کیا دیا؟

○ **جناب اسپیکر۔** اس سلسلہ میں یہ کہوں گا کہ جس طرح باقی ممبران نے گھنٹے حاصل کئے ہیں لیکن جن کو نہیں ملے وہ بھی اس کے حقدار ہیں ان کو بھی گھنٹے مل جانا چاہئیں۔

اگلا سوال ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے۔

۲۲۱ **ڈاکٹر عبدالمالک۔** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ میں زرعی فارموں کی کل تعداد کس قدر ہے' ہر زرعی فارم پر خرچ اور اس کی آمدنی کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** صوبے میں کل ۲۶ (چھبیس) زرعی فارم ہیں۔ ان میں سے پانچ فارم تحقیق اور تربیت کے لئے مخصوص ہیں دیگر پانچ فارم اصل میں چھوٹی چھوٹی نرسریاں اور فیلڈز ایجنسیاں ہیں اور دو فارم بالکل ہی ابتدائی ترقیاتی مراحل میں ہیں۔ فہرست درج ذیل ہے بقیہ چودہ فارم کی آمدنی اور اخراجات برائے ۹۰-۱۹۸۹ء کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	نام فارم	کل خرچ	آمدن
۱	کوئٹہ	نمائشی فارم	۶۵۰۲۰۳ روپے	۲۶۳۴۲۳ روپے
۲	سی	ماڈل فارم بی	۳۶۲۴۹۸ روپے	۱۰۲۴۶۰ روپے
۳	ژوب	مرغہ کبزئی فارم	۴۸۸۱۹۰ روپے	۳۶۰۰۰ روپے
۴	جعفرآباد	سیڈ فارم اوستہ محمد	۲۳۵۸۶۰ روپے	۲۸۶۴۰۶ روپے
۵	جعفرآباد	سیڈ فارم جدید	۱۰۸۴۱۳ روپے	۵۵۲۴۷ روپے
۶	جعفرآباد	پٹ فیڈر فارم اوستہ محمد	۶۱۸۵۴۲۰ روپے	۴۸۶۶۰۹ روپے
۷	کچھی	سیڈ فارم گنداوا	۱۰۳۰۶۱۹ روپے	۱۰۷۴۱۵۸ روپے
۸	کچھی	ڈھاڈر فارم	۲۹۴۱۹۳ روپے	۷۵۱۹۰ روپے
۹	قلات	سریاب فارم مستونگ	۴۰۶۴۸۵ روپے	۱۷۰۱۹۵ روپے
۱۰	قلات	زعفران فارم ہنکرم	۴۳۲۸۲۰ روپے	۱۰۹۴۷۴ روپے

۱۱	قلات	سیڈ فارم گیدر	۱۷۵۱۶۳۵ روپے	۶۷۱۷۵ روپے
۱۲	لسبیلہ	ناریل فارم اوتھل	۱۹۳۸۶۵ روپے	۱۱۵۳۶۶ روپے
۱۳	لسبیلہ	دیارو فارم اوتھل	۸۴۳۴۴۰ روپے	۳۱۸۶۳ روپے
۱۴	تربت	کھجور فارم تربت	۹۷۱۵۹۴ روپے	۹۷۱۵۹۴ روپے

فہرست زرعی تحقیقی' تربیتی و زیر ترقی فارم و نرسریاں' فیلڈ ایجنسیاں

(۱) تحقیقی و تربیتی فارم

۱- فروٹ ڈویلپمنٹ فارم

۲- کھجور تحقیقی فارم' تربت

۳- ماڈل فارم نسائی (مسلم باغ)

۴- زرعی تحقیقاتی مرکز' سریاب

۵- زرعی تربیتی مرکز (ادارہ) بلیلی

(۲) نرسریاں - فیلڈ ایجنسیاں

۱- شاہی باغ مستونگ (قلات)

۲- باغبانہ فارم' خضدار

۳- رکھنی فارم' لورالائی

۴- کوھلو نرسری

۵- نرسری مصطفیٰ کاریز

(۳) زیر ترقی فارم

۱- زرعی آلو فارم' سورتال (پشین)

۲- ناریل نرسری' پسنی (گوادر)

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** جناب اسپیکر صاحب- تمام جوابات یہاں دیئے گئے ہیں- ڈیپارٹمنٹ

کی طرف سے صرف ایک دو کو چھوڑ کر تقریباً باقی سارے فارمز خسارے میں جا رہے ہیں یقیناً یہ خسارہ اس بجٹ سے کمپنسیٹ کیا جاتا ہے۔ کیا مولوی صاحب بتا سکتے ہیں کہ اس کے لئے انہوں نے کیا تدابیر کی ہیں؟ تاکہ وہ اس خسارے کو گھٹائیں؟ جناب اسپیکر۔ اگر منافع نہیں ہوگا تو کم از کم نہ نفع نہ نقصان کی بنیاد پر تو یہ چلیں۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن نے یہ بجا فرمایا کہ فارمز افادیت کے لئے بنائے جاتے ہیں لیکن وہ حالات و واقعات جو اس وقت ہیں وہ یہ ہیں کہ ہر فارم کے تقریباً دو مراحل ہوتے ہیں ایک مرحلہ تو ہر فارم کے لئے ترقیاتی مرحلہ ہوتا ہے اس مرحلہ میں فارمز کے اکثر اخراجات ہوتے ہیں اور آمدنی نہیں ہوتی یا پھر کم ہوتی ہے۔ اس کا اگلا مرحلہ یعنی آمدنی کا مرحلہ بعد میں آتا ہے جس میں آمدنی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ معزز رکن نے درست فرمایا وہ جن فارمز کا فرماتے ہیں تو جب وہ اخراجات کے مرحلے میں ہوتے ہیں تو آمدنی کم ہوتی ہے لہٰذا اسے ترقیاتی مرحلہ کہا جاسکتا ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔** جناب اسپیکر۔ میں یہاں تربت ڈیٹ فارم کا حوالہ دوں گا۔ جب میں چوتھی کلاس میں پڑھتا تھا تو اس وقت وہ یہ فارم بنا رہے تھے۔ میں اس کا گواہ ہوں لیکن اب تو دس سال ہوئے میں نے اپنی (Graduation) مکمل کرلی ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ میں مولوی صاحب سے کہوں گا کہ یقیناً اس میں جو خامیاں ہیں ان کو آپ ختم کریں۔ بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ وہاں خامیاں نہیں ہیں اور وہ صحیح طریقے پر چل رہے ہیں میرے خیال میں یہ کہنا مناسب نہیں ہے۔ اس کے بجائے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی خامیاں قبول کریں۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا۔ میرا مطلب یہ تھا میں اصولی بات کہہ دیتا ہوں۔ معزز رکن اصول کے بارے میں عام بات کہہ رہے تھے۔ اصولی بات کے بارے میں تو میں نے جواب دیا البتہ اگر کسی فارم کے بارے میں شکایات ہوں یا اس میں جو حالات ہوں تو وہ ایک جزوی معاملہ ہوسکتا ہے تو میں معزز رکن سے کہوں گا کہ اسے تو دور کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کو یقین دہانی کرائی جاتی ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب والا۔ میں نے ایک فارم کے بارے میں سوال نہیں کیا بلکہ سارے بلوچستان کے فارموں کے بارے میں سوال کیا ہے۔ یہ تمام کے تمام نقصان میں جا رہے ہیں۔ ہمارے یہ جو دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں انہیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ انہیں کم از کم خسارے سے بچالیں۔ ویسے بھی

آئی جے آئی کی گورنمنٹ پرائیوٹائزیشن کر رہی ہے تو انہیں بیچ دیں۔ نجی تحویل میں دے دیں جو خسارے میں چل رہے ہیں۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** آپ کے تعاون سے کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ آپ پھر دباؤ نہ ڈالیں کہ ہمارے ملازمین وہاں زیادہ ہوں اور آمدنی زیادہ ہو لیکن ہماری طرف سے یقین دہانی کی جاتی ہے کہ جو بھی خامیاں ہیں انہیں دور کی جانے کی کوشش کی جائے گی۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (وزیر خزانہ)۔** جناب والا۔ آپ کی اجازت سے معزز رکن نے جو مسئلہ اٹھایا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ غور طلب ہے۔ ہم نے ایک (Expenditure Review Committee) تشکیل دی ہے جس میں ہمارے کچھ وزراء صاحبان بھی ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بعض سیکٹرز میں اخراجات بے جا یا زیادہ ہو رہے ہیں تو ہم جلد ہی بجٹ پاس ہونے کے بعد ایک Expenditure Review Committee کی میٹنگ بلائیں گے اور ہم جن جن علاقوں کے معزز اراکین کو مناسب سمجھیں گے اور ضرورت محسوس کریں گے تو انہیں ضرور ان علاقوں سے بلائیں گے اور ضرور شریک کریں گے اور جہاں ہم سمجھیں گے کہ پیسے کا بے جا مصرف ہو رہا ہے اسے ہم کم یا ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر ہمیں یہ محسوس ہوا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے تو ہم اسے ختم بھی کردیں گے۔

○ **عبدالحمید خان اچکزئی ۔** جناب اسپیکر صاحب۔ میرے خیال میں اس میں بنیادی مسئلہ کچھ اور ہے ڈاکٹر صاحب نے جس طرح فرمایا ویسے بھی پرائیوٹائزیشن کا دور ہے اور اگر یہ خسارہ پر نہیں چلانا چاہتے تو گورنمنٹ اس پر منافع کمانا چاہتے ہے تو اسے پرائیوٹ سیکٹر میں دے دینا چاہئے ایک ار مسئلہ ہے یہاں پر کہ فارم کا فنکشن کیا ہے؟ وہ فام کس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے اگر مولانا صاحب یہ بات سمجھتے ہیں کہ وہ فارم دراصل کس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے۔ ان کی یہ دلیل قبول نہیں کی جاسکتی کہ ایک ترقیاتی اسٹیج ہے اور پھر ایک اور اسٹیج اس سوال کا یہ کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ دراصل ان فارموں کا تعلق اس بات سے ہے کہ فارم کس مقصد کے لئے فنکشن کر رہا ہے۔ اگر وہ ریسرچ فارم ہے تو ہمیں اس سے آمدنی کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ ریسرچ کے لئے جو فارم ہوتے ہیں یا بعض اوقات کچھ سیڈ فارم (Seed Form) ہوتے ہیں تو ایسے فارم سے آمدنی کی توقع نہیں رکھی جاتی ہے۔ وہ کوئی کمرشل فارم تو ہیں نہیں کہ آپ کہدیں

کہ وہ پانچ چھ سال تک پھل نہیں دے رہا یا وہ آمدنی دے رہا ہے اور پھر کہیں کہ پانچ سال کے بعد آمدنی ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب کی بات بالکل صحیح ہے کہ کھجور کا فارم تربت میں سالہا سال سے قائم ہے۔ اب وہ کس مقصد کے لئے قائم ہے۔ یہاں پر اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ فارم کس مقصد کے لئے قائم کئے گئے جب تک اس کو Define نہیں کیا جائے گا اس وقت تک----

○ **جناب اسپیکر۔** حمید خان صاحب آپ اس پر جزوی سوال کونسا کرنا چاہتے ہیں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ اس پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مولانا صاحب یہ بتلائیں کہ کونسے فارم کس مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں آیا وہ ریسرچ فارم ہیں' وہ ایکسٹنشن فارم ہیں' سیڈ فارم ہیں یا ڈیمونسٹریشن فارم ہیں وہ کس مقصد کے لئے ہیں؟ اگر مولانا صاحب یہ بات سمجھتے ہیں تو یہ بات بتلائیں۔ یہ فارم کس مقصد کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** حمید خان صاحب یہ سوال کا حصہ نہیں ہے اگر آپ سوال ملاحظہ فرمائیں گے۔ صوبہ میں زرعی فارموں کی کل تعداد کس قدر ہے۔ ہر زرعی فارم پر خرچ اور اس کی آمدنی کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر۔ میں جواب دینے کی کوشش کروں گا' میرے خیال میں معزز رکن نے سوال کا مطالعہ تو نہیں کیا۔ سوال یہ نہیں تھا کہ فارم کے مقاصد کیا ہوتے ہیں فارم کتنے ہیں ہیں اور ان کی آمدنی کتنی ہے اور خسارہ کتنا ہے؟ جہاں تک معزز رکن کے سوال کا تعلق ہے اول تو یہ ایک مستقل سوال ہے اور اگر ہم معزز رکن کے لئے یہ کہیں کہ سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ فارم میں مختلف فوائد اور مقاصد ہوتے ہیں۔ فارم میں مختلف پروگرام ہوتے ہیں' ایک فارم تو تحقیقات و مطالعہ اور درخت و نرسریاں لگانے کے لئے بھی فارم ہوتا ہے۔ دو مقاصد کے لئے زمینداروں کو درخت اور پودے فراہم کرنے' یہ ایسی آمدنی ہوتی ہے۔ اسے ایک لحاظ سے کمرشل کہا جاسکتا ہے۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ لوگوں کو بھی فائدہ پہنچے اور حکومت کو بھی آمدنی ہو۔ وہ پودے گورنمنٹ فروخت کرتی ہے اس سے گورنمنٹ کو فائدہ ہوگا۔ ان فارم کے بارے میں ڈاکٹر صاحب پوچھنا چاہتے ہیں جن سے آمدنی متوقع ہے۔ ان فارم کے بارے میں' میں نے جواب دیا تھا کہ فارم دو قسم کے ہوتے ہیں' تین سال کے لئے' چار سال کے لئے' تین سال کے لئے ہوتے

ہیں تو تین سال گذر جانے کے بعد آمدنی شروع ہوجاتی ہے اگر چار سال کے لئے بتے ہیں تو چار گذر جانے کے بعد آمدنی شروع ہوجاتی ہے۔ یہ معزز رکن کی غلط فہمی ہے فارم کمرشل نہیں ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جو سوال کیا تھا وہ اور تھا معزز رکن نے جو سوال کیا ہے وہ اور ہے۔۔۔۔۔(مداخلت)

میں ابھی بات کر رہا ہوں میں نے اپنا جواب ابھی پورا نہیں کیا ہے۔ معزز رکن کو چاہئے کہ وہ متعلقہ محکمہ سے رجوع کرے اور فارم کے جو مقاصد ہیں جو فائدے ہیں انہیں سمجھ لے' بہتر یہ ہے۔

○ **عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ مولانا صاحب جواب گول مول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ ان کا مضمون بھی نہیں ہے اور اس بارے میں ان کو پتا نہیں اور آپ اس بات کو سمجھتے ہیں نہ آپ کا یہ مسئلہ ہے اور نہ آکو موضوع ہے۔ آپ سیدھی بات کہہ دیں کہ آپ اس کو نہیں سمجھتے ہیں۔ کبھی ادھر کی بات کرتے ہیں کبھی ادھر کی بات کرتے ہیں' سیدھی بات کریں کہ یہ آپ کا مضمون نہیں ہے اور آمدنی کا متعلع مقصد سے ہوتا ہے یہ فارم کس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے؟ اس سے آمدنی کی توقع کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ کیا یہ ریسرچ فارم ہے اور ریسرچ فارم سے آمدنی کی توقع نہیں ہوتی ہے آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا تعلق اس سے ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال مختصر کریں آپس میں سوال و جواب نہ کریں۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا۔ انہوں نے مجھے مشورہ دیا ہے میں ان کا مشورہ قبول کرتا ہوں وہ جتنا اپنا سوال سمجھ رہے ہیں میں نے اتنا ہی ان کو جواب دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ فارم کے کیا مقاصد ہوتے ہیں' فارم کے مقاصد جاکر متعلقہ محکمہ سے پوچھے جائیں' اگر ہم شروع ہی سے ان کو تربیت دیتے رہے تو اس ایوان کا بہت سا وقت ضائع ہوگا۔ ہم اس ایوان میں زراعت کے بارے میں ضروری کاروائی نہیں کرسکتے ہیں اور ہم ان کو فارم کے مقاصد سے واقف کرائیں۔ فارم کے یونٹ سے واقف کرائیں' میں معزز رکن کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں مزید معلومات محکمہ سے حاصل کریں۔

○ **حاجی ملک کرم خان نجک۔** جناب والا۔ ایک عرض ہے کہ ڈیری فارم بھی خسارے میں چل رہا ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور ہمارے سب کے سب زمینداروں کا پانی بھی یہ ڈیری فارم فالے استعمال کر رہے ہیں جس سے زمینداروں کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے اور اس فارم سے آمدنی بھی کوئی نہیں

ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ اس کو بند ہونا چاہئے تاکہ زمیندار بھی یہ پانی استعمال کر سکیں اور حکومت بھی خسارے بچ جائے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** آپ کے قیمتی مشورے پر غور کریں گے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب والا۔ ہمارے دو سوال تھے اور منظور بھی ہو چکے ہیں اور وہ وزیر زراعت سے ہیں لیکن آپ کے ایجنڈے میں نہیں ہیں اور ان کا جواب بھی نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان کا نمبر آئے تو ---- اس وقت تو سوال نمبر ۲۲۱ چل رہا ہے جب آپ کی باری آجائے گی تو سوال بھی آجائے گا۔ کیس لسٹ میں نہیں ہے اور آج کی کاروائی میں نہیں ہے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** میں نے تو رولز کے مطابق چار مارچ کو دفتر میں دیئے ہیں اور آج کی کاروائی میں بھی نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آج کی کاروائی میں نہیں ہے؟

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جی۔ آج کی کارروائی میں نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جو سوالات پہلے اجلاس کے یا اس سیشن کے ہیں ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ ختم ہو جائیں۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر۔ ہمارے ضروری نوعیت کے سوال ہیں ان کی نقول میرے پاس ہیں مگر جواب نہیں ہے آپ دفتر میں دیکھ لیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال ڈاکٹر مالک صاحب کا ہے۔

☆ **۲۲۲ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں ڈیری فارموں اور پولٹری فارموں کی کل تعداد کس قدر ہے۔ نیز فارموں کی آمدنی اور خرچ کی علیحدہ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

○ **شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم)**

صوبے میں کل ڈیری فارم = ۹

صوبے میں پولٹری فارم = ۱۷

۱۔ تفصیل ضلع وار (ڈیری فارمز)

نمبر شمار	نام ضلع	فارم کا نام	کل آمدنی ۹۰-۱۹۸۹ء	کل خرچہ ۹۱-۱۹۸۹ء
۱۔	کوئٹہ	کوئٹہ ڈیری فارم	۳۲۸۱۴۴۲/۳۰/=	۴۷۱۸۶۶۷/=
۲۔	قلات	۱۔مستونگ	۱۰۰۰۴۳۱/=	۱۴۷۸۵۲۰/=
۳۔		۲۔قلات	۴۰۳۱۶۷/=	۱۳۴۷۶۱۵/=
۴۔	خضدار	خضدار	۵۳۷۴۴۸/=	۱۵۱۱۷۱۲/=
۵۔	کوہلو	کوہلو	۳۰۹۵۶۱/=	۱۳۳۲۹۸۵/=
۶۔	لورالائی	لورالائی	۹۷۰۸۸/=	۱۸۷۵۴۰۰/=
۷۔	چاغی	نوشکی	۵۶۴۱۰۵/=	۱۰۳۱۴۱۴/=
۸۔	تربت	تربت	۱۹۱۵۲۹/=	۹۵۹۶۳۸/=
۹۔	پشین	پشین	۱۰۳۴۵۷۹/=	۱۷۵۶۶۹۴/=

۲۔ تفصیل ضلع وار (پولٹری فارمز)

	نام ضلع	فارم کا نام	کل آمدنی ۹۰-۱۹۸۹ء	کل خرچہ ۹۰-۱۹۸۹ء
۱۔	کوئٹہ	پولٹری فارم کوئٹہ	۱۵۵۷۳۵۶/۵۹/=	۱۷۰۲۱۹۱/=
۲۔	پشین	پولٹری فارم پشین	۳۷۵۱۰۲/۷۵/=	۷۲۵۶۷۲/=
۳۔	ژوب	پولٹری فارم ژوب	۳۹۰۴۷۲/=	۶۹۸۱۳۳/=
۴۔	لورالائی	پولٹری فارم لورالائی	۲۲۵۳۵۱/۲۵/=	۷۹۹۱۳۲/=
۵۔	قلعہ سیف اللہ	پولٹری فارم مسلم باغ	۱۳۳۴۷۰/=	۲۸۸۵۱۰/=
۶۔	کوہلو	پولٹری فارم کوہلو	۱۰۳۴۹۰/=	۳۸۶۰۵۲/=
۷۔	زیارت	پولٹری فارم زیارت	۶۹۹۸۰/=	۲۸۶۱۷۷/=

۸-	ڈیرہ بگٹی	پولٹری فارم ڈیرہ بگٹی	۱۰۷۲۹۸/۵۰/=	۲۷۳۸۰۹/=
۹-	قلات	پولٹری فارم قلات	۱۲۸۸۳۲/=	۳۷۳۷۷۲/=
۱۰-	خضدار	پولٹری فارم خضدار	۲۵۰۰۲۰/۸۷/=	۷۹۰۸۷۷/=
۱۱-	چاغی	پولٹری فارم نوشکی	۴۱۶۲۲۶/۱۱/=	۴۷۹۹۲۴/=
۱۲-	پنجگور	پولٹری فارم پنجگور	۱۹۷۳۲۷/۶۵/=	۴۱۵۵۹۱/=
۱۳-	لسبیلہ	پولٹری فارم اوتھل	۱۵۳۵۰۰/=	۲۹۶۳۵۸/=
۱۴-	سبی	پولٹری فارم سبی	۳۳۱۰۴۰/۷۵/=	۷۹۰۸۰۵/=
۱۵-	تربت	پولٹری فارم تربت	۱۹۴۱۵۳/=	۳۴۴۳۲۳/=
۱۶-	گوادر	۱-پولٹری فارم گوادر	۲۰۶۵۸۵/=	۳۰۰۰۰۰/=
۱۷-	گوادر	۲-پولٹری فارم پسنی	۱۴۱۲۷۴/=	۲۷۹۲۸۹/=

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** جناب اسپیکر- اس جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے- اس بارے میں عرض ہے کہ جو ڈیری فارم یا پولٹری فارم ہیں- بلوچستان کے وہ تمام کے تمام خسارے میں جارہے ہیں- جناب والا- ہم سوال کرتے ہیں عوام کے لئے اور ان کے لئے' ہماری ذاتی دلچسپی نہیں ہے- وہ ہم تمام ایوان کے حوالے سے پیش کرتے ہیں اور اس کا گول مول جواب نہیں ہونا چاہئے- اب جبکہ میں یہ کہوں کہ بلوچستان کے ڈیری فارم اور پولٹری فارم خسارے میں جارہے ہیں اور ان کے بارے میں اب جعفر صاحب کہیں کہ یہ پراسیس Process میں ہیں' کیا وجہ ہے کہ یہ تمام فارم خسارے میں جارہے ہیں یا تو ان کا آؤٹ صحیح نہیں ہے اور ان کو بہتر بنائیں یا جو ان میں کرپشن ہے وہ ختم کریں اور اس کی کارکردگی بڑھائیں- میں آپ کو کوئٹہ ڈیری فارم کی مثال دیتا ہوں کوئٹہ ڈیری فارم کی ایک گائے کو اگر بیس کلو روزانہ دودھ دینا ہے اور وہ پانچ کلو دے رہی ہے اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ یہ حقائق ہیں اگر یہ کہا جائے کہ آپ سے بھی سوال روائتی طور پر کیا ہے اور اس کا جواب بھی روائتی طور پر دیا جائے گا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہے میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ تمام خسارے میں جارہے ہیں او بلوچستان کے بجٹ سے ہی پیسے جارہے ہیں چیف منسٹر صاحب یا رئیسانی صاحب اس کی وضاحت کریں کہ آپ کب تک اس کو خسارے میں چلائیں گے؟

○ (وزیر تعلیم)۔ جناب والا۔ جہاں تک سوال کا تعلق ہے جو معلومات مانگی گئی تھیں وہ مہیا کردی گئیں ہیں آپ نے اپنے سوال میں فارم سے ضلع وار آمدنی مانگی ہے وہ بتائی ہے۔ میں آپ کے سوال کے ضمنی حصہ کی طرف آؤں گا۔ بنیادی طور پر تحقیقی مقاصد کے لئے یہ چل رہے ہیں یہ پبلک کو بریڈنگ کی سہولت مہیا کر رہے ہیں۔ یہ نسل کشی کی بہتری کے لئے چل رہے ہیں۔ اس کو حکومت چلا رہی ہے۔

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب والا۔ یہ تکا بازی نہ کریں یہاں پر کوئی ریسرچ فارم نہیں ہے جتنے بھی پولٹری فارم ہیں وہ کمرشل بنیاد پر بنائے گئے ہیں یہاں کوئی نئی چیز نہیں بنائی گئی ہے سیدھی بات چل رہی ہے اور واضح ہے کہ یہ فارم خسارے میں چل رہے ہیں۔

○ وزیر تعلیم - جناب والا۔ ہر ضلع میں پولٹری فارم تجرباتی طور پر بنائے گئے ہیں تاکہ اس سے پرائیوٹ پبلک فائدہ اٹھا سکے یہ تحقیقاتی ادارے ہیں ان میں پچاس انڈے دینے والی مرغیوں کے فارم ہیں اور گوشت فراہم کرنے والے برائلر ہیں ان فارموں پر نئی ٹیکنالوجی بھی مہیا کی جا رہی ہے پولٹری فارموں میں ہر سال حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر اسی ہزار برائلر اور بیس لاکھ انڈے عوام کو مہیا کئے جاتے ہیں۔ صوبے میں ان پولٹری فارموں نے مکمل طور پر صحیح طور پر اپنا کردار ادا کیا ہے۔ گورنمنٹ کے پولٹری فارموں سے ۹۰-۱۹۸۹ء میں ایک کروڑ ۸۶ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے جو کہ ۱۹۸۸ء کے مقابلے میں تیس فیصد زیادہ ہے۔ محکمہ اپنی کوشش کر رہا ہے کہ اس میں اور زیادہ ترقی کی جائے اور ہم لوگوں نے پچھلے سال تیس فیصد ترقی کی ہے اور اس سال ہم انشاء اللہ امید کرتے ہیں کہ اور زیادہ ہوجائے گی تاکہ ہم عوام کو اور زیادہ مرغبانی کی سہولیات مہیا کرسکیں جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ حکومت کا پہلے ایک پولٹری فارم تھا لیکن آج اس کو دیکھتے ہوئے اور نئی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں نے اپنے کئی فارم قائم کر لئے ہیں اور ہم کو باہر سے مرغیاں نہیں منگوانی پڑتی ہیں۔

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب والا۔ جیسا کہ معزز وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو ریسرچ فارم کے طور پر استعمال کر رہے ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ ان دو سالوں میں ان فارموں میں ایک عام سی بیماری سے کئی مرغیاں مر رہی ہیں کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ان کے فارموں میں کیا ریسرچ ہوتی ہے اور ان فارموں میں کس بیماری سے مرغیاں مر رہی ہیں ایسے تکا بازی نہ کریں؟

○ **وزیر تعلیم۔** مرغیاں تو مرتی رہتی ہیں۔ آپ مرغیوں کی طرف نہ آئیں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** آپ تو ریسرچ کی بات کر رہے ہیں ایسی نکا بازی تو نہ کریں۔

○ **وزیر تعلیم۔** یہ ریسرچ کے لئے ہیں اور عام پبلک کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ہیں۔ میں تو ان کی افادیت کی بات کرتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مختصر بات کریں۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب والا۔ ان دو حضرات کے درمیان جو بحث چل رہی ہے میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ اس کو اس طرح ختم کریں کہ ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا نام (ایکسپنڈیچر ریویو کمیٹی) Expenditure Review Committee بجٹ کے بعد ہم اس کی میٹنگ بلائیں گے اور جہاں بھی بے جا مصرف ہے اور ہم محسوس کریں گے کہ پیسہ ضائع کیا جارہا ہے اور کوشش کریں گے کہ ہم نان ڈویلپمنٹ اخراجات کم سے کم کریں گے۔ وزیراعظم نے جو پرائیویٹائزیشن کی پالیسی بیان کی ہے ہم اس پر بھی غور کریں گے کہ اگر کوئی ادارہ صحیح کام نہیں کر رہا ہے تو جو پرائیوٹ ادارہ اس کو خریدنا چاہتا ہے اور ان پر جو لاگت ہے وہ ہم کو حاصل ہوجائے تو وہ پھر ہم پرائیوٹ ادارے کو دے دیں گے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ کیا یہ چاہتے ہیں کہ مزدور بے کار ہوجائیں۔ جہاں خسارہ ہے وہ نشاندہی کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مسٹر ارجن داس بگٹی

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ وزیر متعلقہ کہہ رہے ہیں کہ پبلک کی سہولت کے لئے یہ فارم کھولے گئے ہیں تو میں آپ کے حوالے سے پوچھوں گا کہ کچھ اضلاع ہیں جہاں اب تک پولٹری فارم نہیں کھولے گئے ہیں کیا آپ ان دیگر اضلاع جہاں پولٹری فارم نہیں ہی ان کو سہولت نہیں دیں گے جیسا کہ جعفر آباد ہے تمبو ہے زیارت ہے کئی اِضلاع ہیں کیا وجہ ہے آپ نے ان اضلاع کو محروم رکھا ہے کیا وہاں پر انڈوں اور مرغیوں کی ضرورت نہیں ہے؟

○ **وزیر تعلیم۔** یہ تو اب ہم کھولیں گے یہ تو آپ کی حکومت چاہئے تھا کہ کھولتی' آپ بھی حکومت

میں رہے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** چھ ماہ تو آپ کو بھی ہوگئے ہیں۔ یہ اعزاز آپ کو بھی حاصل نہیں ہوا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** عبدالحمید خان اچکزئی

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ میں بھی ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں جتنے بھی پولٹری فارم ہیں معزز رکن نے کہا کہ وہ نقصان میں جارہے ہیں ان کی افادیت کا بھی پتہ نہیں ہے آیا یہ ریسرچ کے ہیں' ایکسٹنشن کے ہیں' کن مقاصد کے لئے قائم کئے گئے ہیں میرے خیال میں اسمبلی کی جو کمیٹیاں بن رہی ہیں اس مسئلہ کو کسی کمیٹی کے حوالے کردیں تاکہ ان کے لئے کوئی جواز نکالا جائے اور اس کا جائزہ لیا جائے۔

اس میں محکمہ زراعت کے کئی فارم ہیں۔ پولٹری فارم اور ڈیری فارم ہیں۔ یہ کمیٹی اس میں تحقیقات کرے اور اس میں دیکھے کہ کیا کرنا ہے اور پھر ایوان میں رپورٹ تفصیلی پیش کردے کہ کیا کرنا ہے یہ صحیح ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال مسٹر ارجن داس صاحب کا ہے۔

☆ ۱۹۰ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرام مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے صوبہ میں نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے کئی مراعات کا اعلان کیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اوتھل انڈسٹریز اسٹیٹ میں مقامی سرمایہ کاروں کو نظرانداز کیا گیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

(ج) صوبہ میں ضلع وار کون کون سے مزید صنعتی علاقے قائم کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ تفصیل دی جائے۔

○ **نوابزادہ میر ذوالفقار علی مگسی۔** (وزیر داخلہ)۔ (الف) ہاں۔ یہ درست ہے کہ حکومت پاکستان نے صوبہ بلوچستان میں نجی شعبہ میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے مراعات کا اعلان کیا ہے مراعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- پانچ سال کے لئے انکم ٹیکس کی چھوٹ (۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء تک)
۲- در آمد شدہ مشینری پر کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ
۳- در آمدی لائسنس فیس کو ۶ فیصد کی بجائے ۲ فیصد کیا گیا ہے
۴- قرضوں کا تناسب ۴۰ : ۶۰ کے مقابلے میں ۳۰ : ۷۰ کر دیا گیا
۵- سرمایہ کے متعلق کوئی پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ اوتھل صنعتی علاقہ میں مقامی صنعت کاروں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ طے شدہ طریقہ کار کے مطابق جو صنعت کار کسی بھی صنعتی علاقہ بشمول اوتھل میں صنعت لگانے کی خواہش کرے محکمہ صنعت بلا امتیاز اس کی ہر قسم کی مدد کرتا ہے۔

(ج) سردست کوئی بھی ایسی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں۔ البتہ جو صنعتی علاقے پسنی' تربت' خضدار' ڈیرہ اللہ یار' سبی' لورالائی' ڈیرہ مراد جمالی اور کوئٹہ میں قائم کئے جا رہے ہیں ان پر کام ہو رہا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (ضمنی سوال) - جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے۔ میں آپ ہی کی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ پوچھتا ہوں کہ اس چھ ماہ میں کتنے مقامی سرمایہ داروں اور صنعت کاروں کو آپ نے وہاں پر Encourage کیا ہے یا آپ نے ان کی مدد کی ہے' پوری تفصیلات دیں۔

○ **نوابزادہ میر ذوالفقار علی مگسی۔** (وزیر داخلہ)۔ اس وقت تو میرے پاس پوری تفصیلات نہیں ہیں۔ جناب اسپیکر۔ ہم معزز رکن کو ڈیٹیل مہیا کر دیں گے کہ ہم نے کتنوں کو ان لسٹ Enlist کیا ہے اور انہیں فیکٹری لگانے کی اجازت دی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی** - جناب اسپیکر۔ میں تو آپ کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ وہاں پر مقامی صنعت کاروں کو بالکل پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے۔ آپ بتلائیں کہ کتنے مقامی سرمایہ داروں کو آپ نے وہاں پر (Accommodate) کیا ہے۔ کم سے کم جناب یہ ہاؤس کی کاروائی ہے۔

○ **نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی۔** (وزیر داخلہ)۔ جناب اسپیکر۔ جتنے بھی مقامی صنعت کار وہاں پر

صنعت لگانا چاہتے ہوں گے یا جنہوں نے درخواستیں دی ہوں گی ان کو وہاں Accommodate کیا گیا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ ہمارے تمام سوالوں کو موخر میں ڈالا جائے تاکہ جب ہمارے متعلقہ وزراء صاحبان یہاں تشریف لائیں تب ہی ہمیں ہمارے سوالوں کا جواب صحیح مل سکے گا۔ اب نوابزادہ ذوالفقار علی صاحب کا مجھے بڑا احترام ہے۔ وہ تو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر ہیں ان کا صنعت و حرفت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہاں۔ البتہ میں کل والی بات کا اعادہ کروں گا کہ جناب اسپیکر۔ ہمارے قائد ایوان صاحب اس وقت تشریف رکھتے ہیں اگر وہ اس بارے میں وضاحت فرمائیں تو میں ان کا شکر گذار ہوں گا۔۔۔(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** معزز ارکان آپ آپس میں بات نہ کریں۔ بہرحال میں یہ کہوں گا کہ اس میں دو باتیں آتی ہیں جیسا کہ مگسی صاحب نے کہا کہ وہ آپ کو تفصیلات دے دیں گے۔ اگر آپ تفصیلات بعد میں لینا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے اور دوسری بات ہم یہ کہتے ہیں کہ وزیر صاحب کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ اس سے پہلے بھی ہم کہہ چکے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ سے ایک گذارش کروں گا کہ میں نے یہ پوچھا ہے کہ اوتھل انڈسٹریز اسٹیٹ میں جانتا ہوں کہ یہ احساس محرومی میں مبتلاء ہے اسے پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔ اس سے کیا برتاؤ کیا جارہا ہے؟ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس میں کسی کی بھلائی ہو' کسی کے مفاد کے بات ہو' ہم اپنی ذات کی بات تو نہیں کر رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ دو سوال ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** نہیں۔ جناب اسپیکر سوال ایک ہے مگر جواب نامکمل ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب کیا آپ متعلقہ وزیر کے لئے یہ سوال رکھنا چاہتے ہیں؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی ۔** جناب اسپیکر۔ آپ وزراء صاحبان کو اپنی رولنگ دے دیں کہ وہ سوالات و جوابات کے دنوں میں اسمبلی میں موجود رہیں یا تو پھر ہمارے سوالات کو موخر میں لایا جائے اور جو یہ نئی روایات بن رہی ہیں اللہ کرے کہ۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سوال کے سلسلہ میں آپ کیا فرمائیں گے؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب ہم تو بار بار یہ عرض کر چکے ہیں کہ متعلقہ وزراء کو موجود ہونا چاہئے اگر نہیں ہوتے تو میرے خیال میں سوالات و جوابات کا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سوال کو متعلقہ وزیر کے لئے ــــــ

○ **وزیر داخلہ۔** جناب اسپیکر۔ جہاں تک اس ضمنی سوال کا تعلق ہے جناب ارجن داس بگٹی صاحب پوچھتے ہیں کہ کتنے مقامی صنعت کاروں کو فیکٹری لگانے کی اجازت دی گئی ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہیں؟ یہ خود نام بتائیں کہ کن لوگوں نے فیکٹری لگانے کی درخواستیں دی ہیں یا پھر ان کی لسٹ دے دیں جنھوں نے صنعت لگانے کی درخواستیں دی ہیں اور انہیں صنعت لگانے کی اجازت نہیں دی گئیں ہیں؟ معزز ممبر صاحب ان کی نشاندہی کریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ دیکھئے میں گذارش کرتا ہوں۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال متعلقہ وزیر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ (سوال موخر کردیا گیا)

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

☆ **۱۷۹ میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)۔ کیا وزیر کیو ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران کوئٹہ شہر کی خوبصورتی، سڑکوں، نالیوں، اسٹریٹ لائٹ اور دیگر ترقیاتی کاموں وغیرہ کے لئے کن کن علاقوں میں کل کس قدر رقم خرچ کی گئی، تفصیل دی جائے؟

○ **حاجی نور محمد صراف۔** (وزیر کیو ڈی اے)۔ کوئٹہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے توسط سے سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۱ء جو کام کئے گئے ان کی تفصیل مع کل خرچ ذیل ہے۔

۱۔ تعمیر سریاب بائی پاس	سال ۸۸-۱۹۸۷ء	۹.۵۶۵ ملین
تعمیر سریاب بائی پاس	سال ۸۹-۱۹۸۸ء	۹.۷۱۴ ملین
تعمیر سریاب بائی پاس	سال ۹۰-۱۹۸۹ء	۸.۵۷۱ ملین

تعمیر سریاب بائی پاس	سال ۹۱-۱۹۹۰ء	۵٫۸۹۴ ملین
	کل	۳۰٫۷۴۴ ملین
۲- بی ایم سی لنک روڈ	سال ۸۸-۱۹۸۷ء	۳٫۰۸۷ ملین
بی ایم سی لنک روڈ	سال ۸۹-۱۹۸۸ء	۶٫۹۴۸ ملین
بی ایم سی لنک روڈ	سال ۹۰-۱۹۸۹ء	۵٫۰۱۰ ملین
بی ایم سی لنک روڈ	سال ۹۱-۱۹۹۰ء	۵٫۲۴۴ ملین
	کل	۲۰٫۲۸۹ ملین
۳- تعمیر ویسٹرن بائی پاس	سال ۸۸-۱۹۸۷ء	۰٫۰۱۴ ملین
تعمیر ویسٹرن بائی پاس	سال ۸۹-۱۹۸۸ء	۵٫۶۰۲ ملین
تعمیر ویسٹرن بائی پاس	سال ۹۰-۱۹۸۹ء	۲۵٫۰۹۰ ملین
تعمیر ویسٹرن بائی پاس	سال ۹۱-۱۹۹۰ء	۱۴٫۸۹۰ ملین
	کل	۴۵٫۵۹۴ ملین
۴- تعمیر ایگریکلچرل ڈائریکٹریٹ	سال ۸۹-۱۹۸۸ء	۲٫۸۶۸ ملین
تعمیر ایگریکلچرل ڈائریکٹریٹ	سال ۹۰-۱۹۸۹ء	۱٫۰۴۷ ملین
تعمیر ایگریکلچرل ڈائریکٹریٹ	سال ۹۱-۱۹۹۰ء	۰٫۵۸۳ ملین
	کل	۴٫۴۹۸ ملین
۵- تعمیر ہیلتھ ڈائریکٹریٹ	سال ۸۹-۱۹۸۸ء	۱٫۲۶۱ ملین
تعمیر ہیلتھ ڈائریکٹریٹ	سال ۹۰-۱۹۸۹ء	۳٫۹۸۵ ملین
تعمیر ہیلتھ ڈائریکٹریٹ	سال ۹۱-۱۹۹۰ء	۳٫۱۲۶ ملین
	کل	۸٫۳۷۲ ملین
۶- کوئٹہ ماسٹر پلان	سال ۸۸-۱۹۸۷ء	۲٫۱۷۳ ملین
کوئٹہ ماسٹر پلان	سال ۸۹-۱۹۸۸ء	۴٫۰۱۴ ملین
	کل	۶٫۱۸۷ ملین

۷۔	کچے روڈ قبرستان کے لئے زمین کی خریداری	۰٫۳۲۷ ملین
۸۔	منوجان روڈ کی نالیوں کی تعمیر	۰٫۲۸۴ ملین
۹۔	جائنٹ روڈ کی نالیوں کی تعمیر	۱٫۰۷۵ ملین
۱۰۔	منوجان روڈ کی جامع ہائی اسکول تک توسیع	۱٫۳۷۰ ملین
۱۱۔	حدہ سے قبرستان تک روڈ کی تعمیر	۰٫۴۲۸ ملین
۱۲۔	شالائٹ ٹاؤن میں اسٹریٹ لائٹس	۰٫۵۰۰ ملین
۱۳۔	سرکی روڈ کی کشادگی اور تعمیر	۲٫۹۹۸ ملین
۱۴۔	مسلم آباد ہائی اسکول میں دو کلاس روم، چار دیواری اور زیر زمین پانی کی ٹینک	۰٫۳۸۱ ملین
۱۵۔	امیر آباد میں روڈ، گلیوں اور پی سی نالیوں کی تعمیر	۰٫۸۱۰ ملین
۱۶۔	عبداللہ جان لین میں سڑکوں، گلیوں اور پی سی نالیوں کی تعمیر	۰٫۳۴۰ ملین
۱۷۔	دل روڈ میں سڑکوں اور نالیوں کی تعمیر	۰٫۴۵۲ ملین
۱۸۔	سٹیورڈ روڈ کے ساتھ سڑکوں اور نالیوں کی تعمیر	۰٫۱۵۳ ملین
۱۹۔	آتش رام جناب روڈ کے ساتھ سڑکوں اور نالیوں کی تعمیر	۰٫۰۲۸ ملین
۲۰۔	جوگیزئی اسٹریٹ میں سڑک کی کارپٹنگ اور نالیوں کی تعمیر	۰٫۱۸۵ ملین
۲۱۔	جعفر خان جمالی روڈ میں سیوریج لائن اور نالیوں کی تعمیر	۰٫۰۹۴ ملین
۲۲۔	پی سی پاتھ ارباب شیر علی روڈ کا بقایا کام	۰٫۲۶۴ ملین
۲۳۔	وارڈ نمبر ۱۰ میں اسٹینڈ پوسٹ	۰٫۲۰۴ ملین
۲۴۔	کلی بنگلزئی میں نالیوں سڑکوں کی تعمیر	۰٫۲۶۹ ملین
۲۵۔	درانی روڈ میں نالیوں کی تعمیر	۰٫۰۷۲ ملین
۲۶۔	کلی سنزل میں پی سی نالیاں وغیرہ	۰٫۴۶۳ ملین
۲۷۔	اختر محمد روڈ کی تعمیر و توسیع وغیرہ	۰٫۸۴۵ ملین

۲۸- بلوچی اسٹریٹ میں نالیوں کی تعمیر	۰٫۵۳۰ ملین
۲۹- آغا وددو روڈ کی دو طرفہ نالیاں	۰٫۱۲۶ ملین
۳۰- گلی نمبر ۸ پشتون آباد میں واٹر سپلائی لائن	۰٫۱۵۶ ملین
۳۱- کلی شاہ حسنی مبارک میں گلیوں اور نالیوں کی تعمیر	۰٫۲۸۹ ملین
۳۲- لعل کالونی میں گلیوں اور نالیوں کی تعمیر	۰٫۱۹۵ ملین
۳۳- خالق آباد میں گلیوں اور نالیوں کی تعمیر	۰٫۲۸۱ ملین
۳۴- تعمیر ویلفیئر سینٹر نواب کلی	۰٫۵۰۰ ملین

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** (ضمنی سوال) جناب میرا ضمنی سوال ہے کہ کچ روڈ قبرستان کے لئے ۵٫۴۲۷ ملین روپے کی زمین کی خریداری کب کی گئی؟

○ **حاجی نور محمد صراف-** (وزیر کیو ڈی اے)- کچ روڈ قبرستان کے لئے زمین کی خریداری گئی ہے-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب یہ کب کب کی گئی ہے-

○ **وزیر کیو ڈی اے-** جناب یہ ماضی میں کی گئی ہے اگر آپ کو --- (مداخلت)

○ **ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر میں پوچھ رہا ہوں کہ آیا یہ ماضی، حال یا مستقبل میں کی گئی ہے؟

○ **وزیر کیو ڈی اے-** صحیح تاریخ کا تو میں انشاء اللہ آپ کو --- (مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی -** جناب اسپیکر- ہم بار بار اس کا گلہ و زاری کر رہے ہیں اور افسوس کر رہے ہیں کہ متعلقہ وزیر صاحب عرصہ چھ ماہ سے کیو ڈی اے کی وزارت کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ کہتا ہے کہ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا-

○ **وزیر کیو ڈی اے-** ۱۹۸۷ء سے لے کر ۱۹۹۱ء تک یہ کوئی بھی نہیں بتا سکتا کہ فلاں تاریخ کو یہ کچھ ہو چکا ہے- یہ تین چار سال کا کیس ہے-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر- آپ اس وقت انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں-

○ **جناب اسپیکر۔** تاریخ کے حوالے سے اگر آپ ضمنی سوال ---

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ ۵،۴۲۷ ملین ---

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** جناب یہ پانچ نہیں ہے یہ زیرو پوائنٹ ہے۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب آپ تو فائیو Five کو تسلیم کر گئے تھے۔

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** جناب اعشاریہ چار دو سات ہے۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب یہ چار دو سات کب؟

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** اگلے اجلاس میں آپ ضمنی سوال کریں۔ انشاء اللہ اس کا میں جواب دے دوں گا۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب ضمنی سوال تو کر رہا ہوں۔

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** آپ نے سوال کیا ہے کہ ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۱ء تک

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** بالکل ٹھیک ہے۔ آپ نے جناب باقی کی تفصیل دی ہے۔ ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۲ء لیکن سوال یہ ہے کہ کچی روڈ قبرستان کی آپ نے زمین کب خریدی ہے؟

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** اس میں بہت سی تاریخیں نہیں ہیں۔ منو جان روڈ کی نالیوں کی بھی تاریخ نہیں ہے۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب میں اس پوائنٹ پر بھی آرہا ہوں۔

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** اگر آپ ڈیٹیل سے پوچھتے تو میں ساری تاریخیں آپ کو مہیا کردوں گا۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** دیکھئے جناب اسپیکر صاحب---

○ **جناب اسپیکر۔** ان کو یہ تاریخ معلوم نہیں ہے۔ آپ اگلا سوال ان سے پوچھیں۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ آپ ایسے تو نہ کریں۔ ہماری آپ سے درخواست ہے

کہ جمہوری تقاضے اور روایات کو قائم رکھیں یا تو آپ اپنی ان کو رولنگ دیں اپنے وزراء کرام کو

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** جناب سوال میں تاریخ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ صرف یہ کہ سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران کوئٹہ شہر کی خوبصورتی، سڑکوں، نالیوں، اسٹریٹ لائٹس اور دیگر ترقیاتی کاموں وغیرہ پر کن کن علاقوں میں کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب ـــــ

○ **جناب اسپیکر۔** تاریخ کے لئے وہ پوچھ سکتے ہیں۔

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** لیکن جناب تاریخ ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۱ء تک ۔ ۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر آپ کے پاس اسکے تمام Particulars ہوتے تو آپ اس کا جواب دینے کی پوزیشن میں ہوتے۔

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن میرے چیمبر میں آئیں تو میں ان کو مطمئن کر سکتا ہوں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ اگر ہر سوال کے لئے ان کے چیمبر یا خاص جگہ یا خاص ڈرائنگ روم میں ہم بھاگتے دوڑتے رہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

○ **حاجی نور محمد صراف۔** جناب اسپیکر۔ یہ جتنے بھی اسٹریٹ لائٹ روڈ نالیاں بنی ہیں۔ یہ ایم پی اے حضرات کے فنڈ کی اسکیمات ہیں۔ جہاں تک گورنمنٹ فنڈ کا تعلق ہے۔ بی ایم سی لنک روڈ تعمیر ویسٹرن بائی پاس ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** میرے خیال میں (کیو ڈی اے) کا فنڈ اتنا محدود نہیں جس طرح وزیر صاحب اسے سمجھ رہے ہیں کیونکہ کل پھر سوال آجائے گا کہ (کیو ڈی اے) کو کتنے فنڈز مل رہے ہیں۔

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** جناب کیو ڈی اے کو کوئی گرانٹس نہیں مل رہی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب کے جواب سے ہی متعلق وہ کہہ رہے ہیں

کہ سارے ترقیاتی کام روڈ' نالیاں' اسٹریٹ لائٹس وغیرہ ایم پی اے فنڈز سے ہوئے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کروڈ قبرستان کے لئے زمین کس ایم پی اے کے فنڈز سے خریدی ہے۔

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** جناب اسپیکر۔ اس میں سارے کا ذکر نہیں۔ میں نے عرض کی کہ روڈ' نالیاں' اسٹریٹ لائٹس وغیرہ ایم پی اے فنڈز سے تعمیر ہوئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** صراف صاحب ان کا ضمنی سوال ہے کہ کچ روڈ قبرستان کی زمین کس فنڈ سے خریدی گئی ہے۔

○ **وزیر کیو ڈی اے۔** جناب اسپیکر۔ یہ کیو ڈی اے کے فنڈز سے اس میں (کیو ڈی اے) کے ایمپلائز کا بھی کچھ حصہ ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب کبھی ایم پی اے فنڈ کا اور کبھی (کیو ڈی اے) فنڈز کا حوالہ دیتے ہیں ابھی ہم کیا سمجھیں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ اس میں ایک چیز ہے کیونکہ جس طرح وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اسٹریٹ لائٹ نالیاں وغیرہ۔ ایم پی اے فنڈز سے ہوئے ہیں جبکہ ایم پی اے فنڈز میں کوئی ایسی Supervision نہیں کہ وہ اسٹریٹ لائٹس وغیرہ لگائیں۔ اس طرح پھر کوئٹہ کے چار ایم پی اے جس میں ہاشمی صاحب' ڈاکٹر کلیم صاحب' وزیر کیو ڈی اے اور اسپیکر صاحب آپ خود بھی ہیں۔ وزیر صاحب کو اس کی وضاحت کرنا ہوگی کہ ان حضرات کے فنڈز کہاں کہاں اور کس پراجیکٹ میں خرچ ہوئے۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس سے پہلے گورنمنٹ میں نواب صاحب کی صاف واضح (Instructions) تھی کہ ایم پی اے فنڈز چار مد میں لے سکتے ہیں اس میں کوئی اسٹریٹ لائٹ کا ذکر نہیں تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ ۱۷۲ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)۔ کیا وزیر پی ڈی اے ازراہ کرام مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پی ڈی اے کا سالانہ آڈٹ خود محکمہ مذکورہ کا آڈٹ آفیسر کرتا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران کتنی بار آڈٹ ہوا ہے سالانہ آڈٹ کی کیفیت سے آگاہ فرمائیں۔

○ **نواب ذوالفقار علی مگسی۔** (وزیر داخلہ)۔(الف) جواب منفی تصور کیا جائے۔ یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ مذکورہ کا سالانہ آڈٹ صرف محکمہ کا آڈٹ آفیسر کرتا ہے بلکہ محکمہ سالانہ آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جو کہ حکومت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد مقرر کیا جاتا ہے' آڈٹ کرتا ہے علاوہ ازیں آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا نمائندہ یعنی گورنمنٹ کمرشل آڈیٹر بھی آڈٹ کرتا ہے۔

(ب) جزب (الف) کا جواب نفی میں ہے' لہٰذا دیگر تفصیلات لازمی نہیں ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (ضمنی سوال) جناب اسپیکر میں وزیر متعلقہ سے یہ ضمنی سوال کروں گا کہ جزو "ب" میں ہے کہ جواب نفی میں ہے اور "الف" میں کہتے ہیں کہ سالانہ آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ حکومت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد مقرر کیا جاتا ہے۔ (ب) میں یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ کتنی بار آڈٹ ہوا ہے۔ جناب آپ جزو (الف) کی بات کو تسلیم کر رہے ہیں اور (ب) میں کہہ رہے ہیں کہ جواب نفی میں ہے یہ تضاد کیوں ہے۔

○ **وزیر داخلہ۔** جناب آپ نے پوچھا کہ کتنی بار آڈٹ کیا جاچکا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جی۔ ۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران کتنی بار آڈٹ ہوا ہے' سالانہ آڈٹ کی کیفیت سے آگاہ فرمائیں۔

○ **وزیر داخلہ۔** جناب اسپیکر۔ اس وقت تفصیلات موجود نہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سوال کو متعلقہ وزیر کے آنے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر خدا کرے کہ متعلقہ وزراء صاحبان تشریف لائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ ۲۴۷ **مسٹر عبدالقہار خان۔** کیا وزیر محنت و افرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ میں ٹیکنکل تربیت کے کتنے ادارے کب سے اور کہاں کہاں قائم ہیں اور مذکورہ اداروں میں کس

قدر سرکاری عملہ کام کر رہا ہے۔

(ب) صوبہ میں قائم ٹیکنکل تربیت کے اداروں سے سالانہ کتنے افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ نیز سال ۱۹۸۸ء سے اب تک لوگوں کی ٹیکنکل تربیت پر حکومت نے کس قدر اخراجات کئے ہیں' تفصیل دی جائے۔

(ج) کیا حکومت نے ٹیکنکل تربیت کے ادارے کھولنے کے لئے کوئی معیار مقرر کیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو وہ معیار کیا ہے؟ اس کی تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر محنت و افرادی قوت۔** صوبہ بلوچستان میں درج ذیل مقامات پر تربیتی ادارے قائم کئے گئے ہیں اور ہر ادارے میں جو عملہ کام کر رہا ہے ان کی تفصیل بھی دی جاتی ہے۔

نام ادارہ	سال جس میں قائم کیا گیا	تفصیل سرکاری عملہ نام اسامی	تعداد
نمبرا ٹیکنکل ٹریننگ ○ سینٹر' کوئٹہ	۱۹۸۰	۱۔ پرنسپل	۱
		۲۔ وائس پرنسپل	۲
		۳۔ چیف انسٹرکٹر	۸
		۴۔ سینئر انسٹرکٹر	۳۸
		۵۔ ورکشاپ سپرنٹنڈنٹ	۱
		۶۔ الیکٹریشن	۱
		۷۔ انسٹرکٹر	۵۲
		۸۔ ہیڈ کلرک	۱
		۹۔ آفس اسسٹنٹ/ اکاؤنٹنٹ	۲
		۱۰۔ اسٹینو گرافر	۲
		۱۱۔ سینئر کلرک	۳
		۱۲۔ جونیئر کلرک	۶
		۱۳۔ اسٹور کیپر	۲

ادارہ	سال	عہدہ	تعداد
		۱۴۔ شاپ اسسٹنٹ	۲۰
		۱۵۔ شاپ اٹینڈنٹ	۳۶
		۱۶۔ نائب قاصد	۷
		۱۷۔ اسٹور اٹینڈنٹ	۲
		۱۸۔ چوکیدار	۴
		۱۹۔ مالی	۱
		۲۰۔ سوئپر	۴
		۲۱۔ ڈرائیور	۲
		۲۲۔ باورچی	۳
		۲۳۔ ہاسٹل اٹینڈنٹ	۶
		۲۴۔ کچن اٹینڈنٹ	۲
		۲۵۔ کنٹریکٹ انسٹرکٹر	۳
نمبر۲ ٹیکنیکل ٹریننگ	۱۹۸۲	۱۔ پرنسپل	۱
○ سینٹر، خضدار			
		۲۔ وائس پرنسپل	۱
		۳۔ چیف انسٹرکٹر	۲
		۴۔ سینئر انسٹرکٹر	۱۴
		۵۔ الیکٹریشن	۱
		۶۔ انسٹرکٹر	۲۰
		۷۔ ہیڈ کلرک	۱
		۸۔ آفس اسسٹنٹ/ اکاؤنٹنٹ	۱
		۹۔ اسٹینو ٹائپسٹ	۱

		۱۰۔ سینئر کلرک	۲
		۱۱۔ جونیئر کلرک	۲
		۱۲۔ اسٹور کیپر	۳
		۱۳۔ شاپ اسسٹنٹ	۲۰
		۱۴۔ شاپ اٹینڈنٹ	۲۰
		۱۵۔ نائب قاصد	۲
		۱۶۔ اسٹور اٹینڈنٹ	۲
		۱۷۔ چوکیدار	۳
		۱۸۔ بہشتی	۱
		۱۹۔ مالی	۱
		۲۰۔ سویپر	۲
		۲۱۔ کنٹریکٹ انسٹرکٹر	۳
نمبر۳ ٹیکنیکل ٹریننگ ○ سینٹر' لورالائی	۱۹۸۷	۱۔ پرنسپل	۱
		۲۔ وائس پرنسپل	۱
		۳۔ سینئر انسٹرکٹر	۷
		۴۔ انسٹرکٹر	۱۷
		۵۔ سینئر کلرک	۱
		۶۔ جونیئر کلرک	۱
		۷۔ اسٹور کیپر	۲
		۸۔ شاپ اسسٹنٹ	۵
		۹۔ شاپ اٹینڈنٹ	۵
		۱۰۔ نائب قاصد	۴

۱۱- چوکیدار	۳
۱۲- مالی	۱
۱۳- سوئیپر	۲
۱۴- ڈرائیور	۱
۱۵- کوک (باورچی)	۱
۱۶- ہاسٹل اٹینڈنٹ	۱
۱۷- ورک انچارج انسٹرکٹر	۵

نمبر۴ ٹیکنکل ٹریننگ ۱۹۸۷

○ سینٹر، حب چوکی

۱- پرنسپل	۱
۲- وائس پرنسپل	۱
۳- چیف انسٹرکٹر	۳
۴- سینئر انسٹرکٹر	۱۵
۵- آفس سپرنٹنڈنٹ	۱
۶- انسٹرکٹر	۳۱
۷- آفس اسسٹنٹ/ اکاؤنٹنٹ	۱
۸- اسٹینوگرافر	۱
۹- سینئر کلرک	۲
۱۰- اسٹور کیپر	۱
۱۱- شاپ اسسٹنٹ	۶
۱۲- شاپ اٹینڈنٹ	۶
۱۳- نائب قاصد	۴
۱۴- چوکیدار	۲
۱۵- مالی	۲

		۱۶- سویپر	۷
		۱۷- ڈرائیور	۴
		۱۸- کوک (باورچی)	۴
		۱۹- ہاسٹل وارڈن	۱
		۲۰- سب اسٹور کیپر	۳
		۲۱- ہیلپر ٹو کوک	۴
		۲۲- گارڈز	۶
		۲۳- کنٹریکٹ انسٹرکٹر	۸
نمبر۵ ٹیکنیکل ٹریننگ ○ سینٹر، قلعہ عبداللہ	۱۹۸۱	۱- پروجیکٹ منیجر	۱
		۲- انسٹرکٹر	۵
		۳- آفس اسسٹنٹ/ اکاؤنٹنٹ	۱
		۴- سینئر کلرک	۱
		۵- جونیئر کلرک	۱
		۶- اسٹور کیپر	۱
		۷- شاپ اسسٹنٹ	۵
		۸- شاپ اٹینڈنٹ	۵
		۹- نائب قاصد	۲
		۱۰- اسٹور اٹینڈنٹ	۱
		۱۱- چوکیدار	۳
		۱۲- سویپر	۱
		۱۳- ڈرائیور	۱
نمبر۶ ٹیکنیکل ٹریننگ	۱۹۹۰	۱- پرنسپل	۱

○ سینٹر، سبی

۲۔ چیف انسٹرکٹر	۱
۳۔ سینئر انسٹرکٹر	۶
۴۔ انسٹرکٹر	۶
۵۔ آفس اسسٹنٹ/ اکاؤنٹنٹ	۱
۶۔ اسٹینوگرافر	۱
۷۔ سینئر کلرک	۱
۸۔ جونیئر کلرک	۱
۹۔ شاپ اسسٹنٹ	۶
۱۰۔ شاپ اٹینڈنٹ	۶
۱۱۔ نائب قاصد	۲
۱۲۔ چوکیدار	۲
۱۳۔ سویپر	۲
۱۴۔ اسسٹنٹ اسٹور کیپر	۱
۱۵۔ کوک/ کچن اٹینڈنٹ	۱

نمبر۷ ٹیکنکل ٹریننگ ۱۹۹۰

○ سینٹر، تربت

۱۔ چیف انسٹرکٹر	۱
۲۔ سینئر انسٹرکٹر	۶
۳۔ انسٹرکٹر	۶
۴۔ آفس اسسٹنٹ/ اکاؤنٹنٹ	۱
۵۔ اسٹینوگرافر	۱

۶۔ سینئر کلرک	۱
۷۔ جونیئر کلرک	۱
۸۔ شاپ اسسٹنٹ	۶
۹۔ شاپ اٹینڈنٹ	۶
۱۰۔ نائب قاصد	۲
۱۱۔ چوکیدار	۲
۱۲۔ سویپر	۲
۱۳۔ اسسٹنٹ اسٹور کیپر	۱
۱۴۔ کوک/ کچن اٹینڈنٹ	۱

نمبر۸ ٹیکنکل ٹریننگ ۱۹۸۹

○ سینٹر، کوئٹہ (برائے خواتین)

۱۔ پرنسپل	۱
۲۔ سینئر انسٹرکٹر	۴
۳۔ انسٹرکٹر	۶
۴۔ آفس اسسٹنٹ/ اکاؤنٹنٹ	۱
۵۔ اسٹینوگرافر	۱
۶۔ سینئر کلرک	۱
۷۔ جونیئر کلرک	۲
۸۔ اسٹور کیپر	۱
۹۔ شاپ اٹینڈنٹ	۶
۱۰۔ نائب چوکیدار	۳
۱۱۔ مالی	۱
۱۲۔ نائب قاصد	۴
۱۳۔ سویپر	۲

۱۴- ڈرائیور	۲
۱۵- کوک (باورچی)	۱
۱۶- کونسلر	۱
۱۷- ڈسپنسر	۱
۱۸- اکاؤنٹنٹ	۱
۱۹- ہاؤس منیجر	۱
۲۰- کنٹریکٹ انسٹرکٹر	۳

صوبے میں قائم شدہ ٹیکنکل ٹریننگ سینٹرز سے سالانہ جتنے افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے اور حکومت نے جو اخراجات سال ۱۹۸۸ء سے ابتک تربیت پر کئے ہیں۔ ان کی تفصیل بھی دی جاتی ہے۔

نمبر شمار	نام ادارہ	تعداد زیر تربیت افراد	سالانہ کل اخراجات ۱۹۸۸ء سے جون ۱۹۹۱ء تک
۱-	ٹیکنکل ٹریننگ سینٹر، کوئٹہ	۴۰۰	۱۴۳۰۰۰۰/=
۲-	ٹیکنکل ٹریننگ سینٹر، خضدار	۱۳۵	۸۶۵۰۰۰/=
۳-	ٹیکنکل ٹریننگ سینٹر، لورالائی	۹۹	۴۷۹۰۰۰/=
۴-	ٹیکنکل ٹریننگ سینٹر، حب چوکی	۱۸۰	۱۰۱۱۰۰۰/=
۵-	ٹیکنکل ٹریننگ سینٹر، قلعہ عبداللہ	۳۲	۲۶۹۵۰۰/=
۶-	ٹیکنکل ٹریننگ سینٹر، سبی	۴۳	۵۰۰۰۰/=
۷-	ٹیکنکل ٹریننگ سینٹر، تربت	۲۲	۵۰۰۰۰/=
۸-	ٹیکنکل ٹریننگ سینٹر (برائے خواتین) کوئٹہ	۶۴	۱۹۵۰۰/=
ٹوٹل :		۹۷۵	۴۳۷۴۰۰۰/=

ملک میں ہنر مند افراد کی کمی شدت سے محسوس کی جارہی ہے اور ہنرمند افراد کی کمی کی وجہ سے ملکی معیشت پر برے اثرات مرتب ہورہے ہیں جس کی وجہ سے حکومت بلوچستان اپنے وسائل کی حدود میں رہتے ہوئے تربیتی ادارے کھولنے کی حتی المقدور کوشش کر رہی ہے لہٰذا سینٹر کھولنے کے لئے پہلی ترجیح اس بات کو دی جاتی ہے کہ اس علاقے میں صنعتیں موجود ہوں یا اس علاقے کے گرد و نواح میں صنعتیں لگ رہی ہوں۔ اس کے علاوہ دوسری ترجیح ان علاقوں کو دی جاتی ہے جہاں مارکیٹ میں ہنرمند افراد کی ضرورت ہو۔

○ **جناب اسپیکر۔** عبدالقہار صاحب اس سے پہلے آپ اپنے سوالات کے متعلق پوچھ رہے تھے وہ اس طرح ہے کہ آپ نے جو سوالات اسمبلی سیکریٹریٹ کو دیئے تھے۔ ۴ جون ۱۹۹۱ء کو رولز کے تحت پندرہ دن آج پورے نہیں ہوئے اس لئے آپ کے وہ سوالات آج کے دن نہیں آسکے۔

(تحریک استحقاق نمبر ۳)

○ **جناب اسپیکر۔** میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا لہٰذا وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں درج ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس پیش کرتا ہوں۔ سال ۱۹۸۵ء میں ورلڈ بینک کے تعاون سے صوبہ بلوچستان کے بعض خستہ حال پرائمری اسکولوں کی تعمیر اور ایڈیشن روم تعمیر کے لئے پرائمری ایجوکیشن پراجیکٹ پروگرام شروع کیا گیا تھا جس میں ضلع جعفر آباد کے ۹۷ اسکولوں کا فیز- I میں انتخاب کیا گیا تھا اس کے بعد فیز- II یہ کام شروع کیا گیا جس کے ٹینڈر بھی ہونے والے تھے لیکن موجودہ حکومت نے فیز- II پروگرام کے کام میں مداخلت کرکے کام روک دیئے ہیں اس طرح میرے حلقے کے اسکولوں کو نظرانداز کیا جارہا ہے اور اپنے من پسند گاؤں کے اسکولوں کو یہ اسکیمات دی جارہی ہے اس طریقہ کار سے ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ میں درج ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس پیش کرتا ہوں۔ سال ۱۹۸۵ء میں ورلڈ بینک کے تعاون سے صوبہ بلوچستان کے بعض خستہ حال پرائمری اسکولوں

کی تعمیر اور ایڈیشن روم تعمیر کے لئے پرائمری ایجوکیشن پراجیکٹ پروگرام شروع کیا گیا تھا جس میں ضلع جعفرآباد کے ۷۹ اسکولوں کا فیز- I میں انتخاب کیا گیا تھا اس کے بعد فیز- II یہ کام شروع کیا گیا جس کے ٹینڈر بھی ہونے والے تھے لیکن موجودہ حکومت نے فیز- IIپروگرام کے کام میں مداخلت کرکے کام روک دیئے ہیں اس طرح میرے حلقے کے اسکولوں کو نظرانداز کیا جارہا ہے اور اپنے من پسند گاؤں کے اسکولوں کو یہ اسکیمات دی جارہی ہے اس طریقہ کار سے ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر صاحب آپ سے گذارش ہے کہ رولز کے حوالے سے اس تحریک استحقاق کے متعلق فرمایئے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ کیا ضروری نہیں کہ ٹریژری بینچز سے پوچھا جائے کہ وہ اپوز کرتے ہیں یا نہیں اس موشن کو؟

○ **جناب اسپیکر۔** جناب وہ اس وقت پوچھا جاتا ہے' ٹریژری بینچز جب تحریک درست تسلیم کریں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قواعد کے دائرے میں آیا ہے یعنی تحریک استحقاق بنتا بھی ہے یا نہیں۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جناب اسپیکر۔ رول نمبر ۵۷ میں ہے مسئلہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے کسی خاص معاملے سے متعلق ہوگا۔ جناب مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ Caretaker نگراں تھا۔ ورلڈ بینک کا پرائمری ایجوکیشن پراجیکٹ کے لئے ۱۹۸۶ء سے کام ہو رہا تھا جاکر سروے مکمل ہوا ہے۔ سروے اور ۷۹ اسکولوں کی عمارتوں کا کام فیز Iمیں شروع ہوچکا ہے اور اس کے بعد فیز- IIکے ٹینڈر ہوچکے تھے یا ہونے والے تھے تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ (ایس اینڈ جی ای ڈی) کے منسٹر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اپنے حلقے کے زیادہ سے زیادہ اسکولوں کی عمارت بنائی جائے تو انہوں نے کیا کیا کہ میرے حلقے سے کاٹ کر اپنے حلقے میں لانا چاہتے ہیں میں نے متعلقہ وزیر صاحب کو بتایا انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ اس طرح نہیں ہونے دوں گا۔ جیسے پہلے سے ہیں وہ جوں کے توں رہیں گے لیکن ابھی مجھے معلوم ہوا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے اس کی منظوری دے دی ہے اور میرے حلقے کے اسکولوں کو کاٹ کر جان محمد جمالی صاحب کو دے دیا ہے تو اس طرح میرے حلقے کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میرا اپنا بھی۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر۔ اس بات میں کوئی حقیقت نہیں' ۱۹۸۵ء سے یہ پراجیکٹ شروع ہونا تھا اور پانچ سال تک وہ شروع نہ کرسکے۔ پچھلی حکومتوں نے موجودہ گورنمنٹ نے اتنا کیا کہ فیز-I پر کام شروع کردیا اور فیز-II زیر غور ہے۔ چند ہی دنوں میں فائل درست ہوکر چلی جائے گی۔ معزز رکن کے جو خدشات ہیں وہ انشاء اللہ دور ہوجائیں گے۔ اس سے پہلے بھی میں نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے' ابھی تک نہ یہ فائل چیف منسٹر صاحب کے پاس گئی ہے اور نہ ہی میں نے اسے Approve کیا ہے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر۔ حزب اختلاف کے حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ ضابطے سے اپنے کو واقف رکھیں۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے اسکو کہا تھا کہ آپ ضابطے کے بارے میں کچھ کہیں۔ معزز رکن سے پوچھیں کہ آپ نے کس قاعدے اور ضابطے کے تحت یہ تحریک استحقاق پیش کی ذرا اس کی وضاحت کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں ہمارے معزز رکن مولانا صاحب کو نہیں چاہیے کہ وہ ہمیں ہدایت کریں اور قاعدہ سکھائیں۔ میرے خیال میں یہ ان کے لئے مناسب بھی نہیں۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جناب اسپیکر صاحب۔ یہ جو پانچ اسکول سات اسکول' میرے حلقے سے بدل لئے گئے ہیں۔ مسجد اسکول عبدالقادر کھنگر' پرائمری اسکول چاکر' مسجد اسکول میر دوست جو اس وقت ایم این اے ہیں۔ ان کے گاؤں میں' مسجد اسکول محلہ صحبت پور' پرائمری اسکول علی مراد' براہوی' مسجد اسکول بلوچ خان' قندھانی اور پرائمری اسکول سیکشن' مڈل اسکول درگی' یہ Change کرکے جو ہے۔ اس وقت چانڈیو ہے ایک کوٹ بگٹی ہے اور دوسرا ہے' باغ ہیڈ اور جان جمالی' گوٹھ نور مراد' نور محمد خان جمالی ہے اور دوسرا ہے چاکر اور پہلے بھی اس پر کام ہوچکا ہے۔ کیس میں اس کو ڈیلنگ کر رہے ہیں اور تیسرا ہے فقیر آباد جمالی۔

○ **وزیر تعلیم۔** یہ جو آپ نے تصور کرلیا کہ آپ کے حلقے میں ہیں یا کبھی نہیں ہوا ہے۔ آپ کے

حلقے میں ہیں یہ کبھی فائنل نہیں ہوا ہے۔ جب ایک چیز Finalize ہوجاتی ہے۔ اس کو آپ تصور کرسکتے ہیں کہ وہ اس جگہ پر ہے۔ سیکشن کے انڈر ہوتے ہیں، سیکشن چینج ہوجاتا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** (پوائنٹ آف آرڈر) مسٹر اسپیکر، یہاں پر محترم ممبر نے تحریک استحقاق پیش کی اور اس نے اپنے علاقے میں جو اس کا حلقہ انتخاب ہے اور اس نے یہاں اسمبلی میں یہ کوڈ کرکے بتایا ہے کہ فیز- I میں فلاں فلاں اسکولوں پہ کام ہوا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ فیز- I میں کام شروع ہوا ہے۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے اور ایجوکیشن منسٹر فلور آف دی ہاؤس پر یہ کہتے ہیں کہ جناب اب تک فائنل نہیں آئی ہے جبکہ فیز- I میں کام ہوچکا ہے۔ فیز- II کی بات ہوئی ہے تو یہ نظر آنے والی (Invisible) فائل کس کے پاس ہے چونکہ اس کا تعلق ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں گذارش کروں گا جناب جعفر مندوخیل صاحب سے بھی اور ہمایوں صاحب سے بھی کہ اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ استحقاق کی تحریک ہے، استحقاق کی تحریک کے متعلق آپ بات کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ ایک چیز ہے کہ استحقاق تو یہاں ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** میں آپ کو جواب دیتا ہوں، جواب دے دوں گا یہ ہے کہ --- (مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** میں ذرا محترم اور جواں جوش منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ یہ مائیک بڑے حساس ہیں دور سے بات کریں۔ آواز صحیح آئے گی۔ اس کے سامنے ہوں گے پتا نہیں چلتا ہے کہ آپ کیا بول رہے ہیں۔

○ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** یہ کوڈ ایریا کے مطابق سلیکشن کی گئی تھی جو پہلے گاؤں تھے۔ اس کے بارہ پوائنٹ ہیں ابھی کرائیسٹ ایریا کے برعکس گاؤں کو سلیکٹ کیا جا رہا ہے اور ورلڈ بینک والوں کا بھی اعتراض ہے کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔

○ **وزیر تعلیم۔** نہیں ورلڈ بینک والوں کا کوئی اعتراض نہیں ہے، فیز- I کا جو کام تھا وہ شروع ہوگیا ہے وہ Under Completion ہے۔ تقریباً فیز- II کی فائل انڈر پروسس ہے اور ڈائریکٹر ورلڈ بینک کے پاس ہے اور وہ اس کو کمپلیٹ کر رہے ہیں اور کیس بھی سائیڈ فائنلائز فیز- II کا نہیں ہوا ہے۔ یہ سیکشن ہوتے ہیں۔ ڈی

او ایک کمیشن دیتا ہے اور دوسری ڈی او کمیشن دیتا ہے جبکہ ڈائریکٹر تیسرا کمیشن دے دیتا ہے۔ جس وقت یہ کمیشن فائنل ہوجاتے ہیں۔ پھر اگر کوئی چینج ہوجائے تو پھر شاید آپ کا استحقاق مجروح ہو لیکن ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** (پوائنٹ آف آرڈر) یہاں یہ کہہ رہا ہے یہ یہاں کہتے ہیں کہ ڈی او صاحب یہ بولتے ہیں۔ فلاں صاحب یہ بولتے ہیں یہ پولیٹکل پروسس ہے جو کچھ ہو وہ وہاں یہ ان کو ڈکٹیٹ کریں کہ اس طرح عوام نے کہااس طرح اس کی Implement کرجائیں۔ یہ ڈی او کی بات نہیں ہے' جناب میرے محترم تو جوان ہیں' ابھی آئے ہیں ہم نے بھی داڑھی یہاں سفید کی ہے یہ تو ایسی بات نہیں ہے۔ ڈی او وہاں کبھی نہیں ہوتا۔ Priorities کون دیتا ہے۔ پرائرٹیز پولیٹکل پراسس دیتا ہے ڈی او صاحبان کی بات نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اصل جو تحریک ہے اس کے متعلق نہ تو آپ کی طرف سے کوئی بات آرہی ہے اور نہ یہاں سے کہ اصل صورت حال جو میں گذارش کر رہا ہوں تحریک استحقاق

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ میں بھی یہی گذارش کرنے والا تھا کہ جس صوبائی اسمبلی کا ممبر جو ایک تحریک پیش کرتا ہے' تحریک کا نوٹس آپ تک پہنچاتا ہے تو آپ نے ان کو موقع دیا تھا کہ یہ تحریک استحقاق پر آپ قانون کے مطابق آرٹیکلز یا قواعد و ضوابط کا حوالہ دیں اور پھروزیر صاحب سوالا جوابا جو فرما رہے ہیں اس کا بھی' جب ایک ممبر کہتا ہے کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے تو آپ کیسے انکار کرسکتے ہیں؟ کمال ہے جی۔

○ **وزیر تعلیم۔** کبھی انکار نہیں کیا ہے۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** اگر وہ قانون کے مطابق ہوتی ہے تو اس کو ایڈمٹ کرویتا ہے۔ اس کے بعد جو بحث کی جاتی ہے پھر استحقاق کمیٹی ہوتی ہے۔

○ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** اسپیکر صاحب' جناب کے توسط سے منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ آپ کے حلقے میں جوں کا توں رکھا جائے گا۔

○ وزیر تعلیم۔ آپ میرے پاس آئے تھے میں نے آپ کو کہا اب جائیں اپنی لسٹ چیک کریں۔ اگر کوئی اس چیز کو صحیح کرنا چاہے جو آپ کے ایریا سے یا آپ کے متعلقہ حلقے سے تعلق رکھتا ہو۔ میں اس کو صحیح کردوں گا' ابھی اگر فائل فائنلائز نہیں ہوئی ہے اس سے پہلے آپ کا استحقاق مجروح ہوگیا تو اس میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ایک بار کیس فائنلائز ہوجائے تو پھر آپ کے ٹیکنکل ایکسپرٹ کی رائے آجائے تو اس کے بعد بھی کوئی استحقاق۔۔۔(مداخلت)

○ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ اسپیکر صاحب' اگر وہ اس فلور پر مجھے یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ میرے حلقے کے کام جوں کا توں رہے گا تو ٹھیک ہے جی۔

○ جناب اسپیکر۔ یہ تو آپ کا اور ان کا مسئلہ ہے جہاں تک استحقاق کی تحریک ہے۔۔۔ (مداخلت)

○ میر ہمایوں خان مری۔ (پوائنٹ آف آرڈر) اسپیکر صاحب' یہاں پہ آتی ہے ایجوکیشن کی بات' ایجوکیشن کس کو دیجاتی ہے' لوگوں کو دی جاتی ہے' بچوں کو دی جاتی ہے۔ اس میں ان کی ٹیکنکلٹی نہیں ہوتی ہے کہ جی اس جگہ میں بچے پڑھیں گے' اس جگہ پہ بچے نہیں پڑھیں گے' بچوں کو پڑھنے کے لئے ہر جگہ یہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں اتنی Technicality نہیں ہوتی ہے۔ اگر Technicality ہوتی ہے تو Implementation نہیں ہوتی ہے۔ اس جگہ میں نہیں ہوتی ہے۔ پڑھائی تو سب کرتی ہیں یا کہیں یہ علاقہ گرم ہے جی یہاں پہ جو Implementation ہوجائے۔ یہ علاقہ ٹھنڈا ہے' یہاں پر ہوجائے یہاں پر پانی بہت ہے یہاں پر ہوسکتا ہے۔ کہیں پہاڑ ہے' یہاں پہ نہیں ہوسکتا یہ کرائسٹ Criteote ایجوکیشن کے متعلق نہیں ہوتا Implementation اور Technicality کی ضرورت ہوتی ہے۔

○ میر ظہور حسین کھوسہ۔ یہ علاقہ میر جان جمالی اور چیف منسٹر صاحب یا ایک ہی علاقہ ہے وہ کوشش اس طرح کر رہے ہیں کہ وہ میرے حلقے کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچائیں اپنے علاقے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائیں اس لحاظ سے میرا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ مسٹر اسپیکر صاحب' آپ ایک اسپیکر کی حیثیت سے میں سمجھتا ہوں کہ

پہلے رکن کا استحقاق مجروح ہو رہا تھا اب ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے کیونکہ یہاں پر ہماری کوشش ہوگی اور یہ ہے کہ ہم یہاں Positive Trend Create کریں۔ کم از کم جو چیز ہماری سمجھ میں نہیں آرہی' پارلیمانی پریکٹس کو ایک دوسرے سے سیکھیں۔ اب یہ تحریک استحقاق کو آپ جس طریقے سے Process کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ تو بالکل رولز آف بزنس کے مطابق نہیں ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کو پراپر وے Proper طور پر Deal کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس لئے تو میں دونوں طرف سے گذارش کر رہا ہوں کہ تحریک استحقاق کے متعلق آپ بات کریں۔ تحریک استحقاق نمبر ۳ جو جناب ظہور حسین کھوسہ کی طرف سے قواعد کے تحت چونکہ یہ تحریک استحقاق ناقابل پذیرائی ہے اس لئے اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

○ **مسٹر ظہور حسین خان کھوسہ۔** یہ تحریک خلاف ضابطہ قرار دی جاچکی ہے لیکن منسٹر نے ابھی یہ یقین دہانی کرائی تھی اگر یہ دوبارہ یقین دہانی کرالے تو

○ **وزیر تعلیم۔** اس کے متعلق پھر دفتر میں بات ہوگی۔

○ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** افسوس کی بات ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب' قائد ایوان فرما رہے تھے کہ ٹھیک ہے۔ یقین دہانی کرائی اور جعفر خان مندوخیل صاحب' وزیر تعلیم کہتے ہیں کہ نہیں جی' دفتر میں آئیں تو آپ قائد ایوان کی بات کی تردید کر رہے ہیں۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** جناب اسپیکر صاحب۔ چونکہ اس تحریک استحقاق کا میں بھی محرک ہوں میں اس کے قانونی ہونے کے بارے میں کچھ دلائل پیش کروں گا۔ قاعدوں کا حوالہ دیتے ہوئے قاعدہ نمبر ۵-۶ یہ ہے۔

جناب اسپیکر۔ اس میں صاف صورت میں لکھا گیا ہے کہ اگر پیش کئے جانے والا مسئلہ کسی دستاویز کی بنا پر پیدا ہوا ہو لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ میں بھی ایک دستاویز ہے اور اس سے متعلق ہے۔ جناب اسپیکر صاحب' میں شکر گذار ہوں قائد ایوان کا جو میری بات کی تائید کر رہے ہیں اور سرہلا کر مجھے تسلی دے رہے ہیں یقیناً آپ

صحیح کہہ رہے ہیں۔ بڑی مہربانی ہے تو جناب اسپیکر صاحب۔ میں گذارش کروں گا کہ واقعی ایک اس معزز مقدس ایوان کے استحقاق کی بات آتی ہے کہ جہاں جناب ۱۰۴ کروڑ چھبیس لاکھ روپے اور وہ بھی اندھیر کھاتے میں ہیں جس کا کوئی ذکر نہیں ہے اس کا---- کوئی حوالہ نہیں ہے کہ وہ پیسے کس مد میں جائیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب، دو دن قبل کوئی حوالہ نہیں، دو دن قبل ہمیں اس ایوان کی میزوں یا ٹیبلوں پر جو کاغذات کے سیٹ دیئے گئے تھے میں نے انہی کے حوالے سے بات کہہ رہا ہوں۔ ایک سو چار کروڑ چھبیس لاکھ روپے چھوٹا سا جو ایک دکاندار ہوتا ہے وہ بھی جمع تفریق کا اپنا حساب رکھتا ہے ایک چھوٹا سا کاروباری ذہن کا بندہ ہوتا ہے وہ اپنی آمدنی، خرچ کا حساب رکھتا ہے۔ ایک سو چار کروڑ چھبیس لاکھ روپے کس کھاتے ہیں جارہے ہیں۔ صوبہ بلوچستان جہاں غربت بھی ہے جہاں اس وقت تعلیم کی بھی کمی ہے، جہاں جناب اسپیکر صاحب، اس وقت روڈ بھی ناقص ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب۔ ایک گھونٹ پانی کے لئے بھی ہم لوگ ترس رہے ہیں، جناب اسپیکر صاحب۔ نان شبینہ یعنی دو ٹائم کی روٹی بھی میسر نہیں ہے اور ایک سو چار کروڑ چھبیس لاکھ روپے آپ یوں گول مول کر رہے ہیں تو یہ استحقاق نہیں تو کیا ہے؟ قاعدہ نمبر۵، ۶ کے تحت میں گذارش کروں گا۔ جناب اسپیکر صاحب، ہر لمحہ ایک تاریخ بنا رہا ہے صوبائی اسمبلی کا ایک ایک لمحہ بلوچستان کے مقدر کا فیصلہ کر رہا ہے۔ میں آپ سے گذارش کروں گا اور میں شکر گذار ہوں قائد ایوان کا کہ میری بات کی صداقت کو انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ میں آپ سے بھی گذارش کروں گا کہ اس کو آپ ایڈمٹ کریں اور اس پر بحث کی باقاعدہ اجازت دے دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ کوئی اور صاحب۔ آپ فرمائیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب۔ یہ تحریک استحقاق اس لئے پیش کی گئی ہے کہ یہاں پر جو پلندہ رکھا ہے۔ پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ ہے۔ پروگرام اور اسپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام ہے۔ ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۱ء ہے یہ بات ہو رہی ہے۔ ڈویلپمنٹ سائڈ کی۔ نان ڈویلپمنٹ سائڈ کی بات تو نہیں ہے اس کو دیکھتے ہوئے مجھے آخری صفحے پر باقی صفحوں پر تو کچھ نظر نہیں آیا ہے آخری صفحے پر نظر آیا اور اس کو رکھا بھی گیا ہے۔ آخری صفحہ پر تاکہ پڑھ کر متھا لگاکر کہ آخری اسٹیج پر پہنچ کر پھر پتہ چلے کہ یہاں پر الفاظ ہیں۔ بلاک ایلوکیشن فار اسپیشل پرائیریٹیز ٹو بی انڈر ٹیکنگ سب کنٹی نینٹ پروگرام

Block allocation for special priority programme

to be undertaken sub _continent program

اور وہاں پر جو رقم اس بلاک ایلوکیشن کے لئے دی گئی ہے وہ تقریباً ایک ارب چار کروڑ چھبیس لاکھ روپے کی بلاک ایلوکیشن ہے۔ جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں یہ آج تک تاریخ میں نہیں ہوا ہے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** (پوائنٹ آف آرڈر) کیا آپ اس ضابطہ کار سے متعلق مطمئن ہیں وہ معزز رکن بحث کررہے ہیں۔ آپ کا سوال یہ تھا کہ ترقیاتی منصوبہ بنانے کے بارے میں کچھ کہیں لیکن وہ واقعات کی طرف جارہے ہیں اور واقعات پر بحث کر رہے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی تحریک کو باضابطہ بنانے کے لئے کچھ فرمائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ یہ آپ کا حق ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** مولانا صاحب میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ یہ کوئی پارٹی میٹنگ نہیں ہے۔ آپ منسٹر ہیں وہ اسپیکر ہیں۔ اسمبلی کچھ اور ہوتی ہے میں یہاں اپوزیشن کی طرف سے بول رہا ہوں لیکن اس وقت تو وہ اسپیکر ہیں۔ بہرحال یہ پارٹی میٹنگ نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ استحقاق کے متعلق بات کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** یہاں پر میں نے کہاں ہے استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے کہ بجٹ سیکشن ہوتا ہے۔ اس کی اپروول ہوتی ہے بعد میں بجٹ امپلیمنٹ Implement ہوتا ہے۔ جناب اسپیکر۔ آپ خود بتائیں یہاں پر جو ایلوکیٹ ہوتا ہے وہ ایک ارب چار کروڑ اور کچھ لاکھ روپے ہے۔ یہاں ہم کس مد پر بات کریں یا بحث کریں کیونکہ وہ تو پہلے ہی بلاک ایلوکیشن ہے۔ جناب والا۔ میں یہ کہوں گا اور اس کا حوالہ دوں گا کہ کسی بھی جمہوری ملک میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس سے پہلے بلوچستان میں یا کسی اور صوبے میں پاکستان اور دیگر ممالک میں بھی بجٹ ایسے نہیں بنتے فلور آف دی ہاؤس پر ہم کس چیز کی منظوری دیں؟ ہمیں تو سرے سے پتہ نہیں ہے کہ آیا یہ بجٹ زمین پر بن رہا ہے یا آسمانوں میں بن رہا ہے۔ جناب اسپیکر۔ علم نجوم ہمیں نہیں آتا شاید اس طرف بیٹھنے والوں کو آتا ہو تو ہمیں بتائیں جب کچھ رکھا ہی نہیں گیا۔ اس کا حال بھی یہی ہوگا جو ضمنی بجٹ کا ہوا۔ اتنے بڑے عجیب الفاظ میں کون سے الفاظ استعمال کروں۔ میں تو کہوں گا کہ یہ لوگوں کے ساتھ مذاق ہے فلور آف دی ہاؤس پر' بجٹ میں ہے کیا؟ کچھ بھی نہیں' اگر میں یہاں فلور آف دی ہاؤس پر متعلقہ منسٹر

پی اینڈ ڈی سے پوچھوں کہ یہ پیسہ کون سی مد میں رکھا گیا ہے۔ آیا اسکول' ہسپتال' صحت صنعت یا سڑکوں کے لئے ہے یہاں جو منظوری دی جاتی ہے ایک سبجیکٹ پر ہم بحث کرتے ہیں' یہ صحیح ہے یا نہیں ہے اس کا کیا حق ہے یا جو آپ چاہیں۔ ایک ڈسٹرکٹ کو آپ نے بہت دیا دوسرے ڈسٹرکٹ کو کم دیا یہ ساری چیزیں فلور آف دی ہاؤس یہ بجٹ سے پہلے ڈسکس ہوتی ہیں اگر مجھے آپ یہ الفاظ بتائیں یہ الفاظ انگلش میں ہیں۔ جناب اسپیکر۔ اگر آپ برطانیہ میں بھی اس بجٹ کو لے جائیں تو وہ بھی کہیں گے کہ ہم نے جمہوریت بنائی۔ ہمارے ہاں جمہوریت ہے ہم نے جمہوریت کو پھیلایا ہے۔ بجٹ پہلے سے منظور ہوگا اور اس کے بعد پروگرام Implement ہوں گے کیا اس طرح یہاں استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ اس سے صرف میرا نہیں بلکہ سارے بلوچستان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ (تحسین) میں منسٹر پی اینڈ ڈی کا بڑا احترام کرتا ہوں وہ میرے کولیگ رہ چکے ہیں۔ یہ ان کی اور میری ذاتی بات نہیں ہے میرا ان کے ساتھ خدانخواستہ کوئی ذاتی جھگڑا نہیں ہے ہم تو فلور آف دی ہاؤس پر بات کرتے ہیں۔ بلوچستان اور بلوچستان کے لوگوں کی بات کرتے ہیں اسی طرح یہ ٹریژری بینچز کی آپس میں ملی بھگت ہے۔ ہم بچے نہیں کہ نہ سمجھیں۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا

○ **میر ذوالفقار علی مگسی۔ (وزیر داخلہ)۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن نے ٹریژری بینچز کے لئے ملی بھگت کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ہماری ملی بھگت نہیں ہے۔ مہربانی کر کے وہ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن نے لمبی چوڑی تقریر کی بلاک ایلوکیشن میں' ہم نے ایک سو چار کروڑ روپے رکھے ہیں۔ یہ پیسے ہمیں ڈیولپمنٹ سرچارج سے ملے تھے۔ ہمارا جو ڈیفیسٹ گیپ Deficit gap تھا اس کو ہم نے Cover کیا ہے۔ ایک سو بارہ کروڑ روپے کا ہمارا ایس ڈی پی تھا اس کے لئے اپنے وسائل سے اس کو فنڈز مہیا کیا۔ باقی ایک سو چار کروڑ روپے تھے جو ہمارے ساتھ بچے رہے کیوں کہ یہ رقم ہمیں لیٹ ٹرانسفر ہوئی لیکن اس رقم کے لئے ہم نے چار سیکٹرز Idendity کئے ہوئے ہیں' یہ ہیں انڈر گراؤنڈ واٹر سپلائی اسکیم یعنی ڈیلے ایکشن ڈیم رورل الیکٹری فکیشن اور روڈز کے لئے ہم نے چار سیکٹرز کو Identity کیا ہوا ہے لیکن ہمارے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا کہ ہم اسکیمات کا پی سی ون بنائیں اور ان اسکیمز کو ہم Approve کرائیں لیکن ہم اور آپ بیٹھ کر انشاء اللہ ایک سو چار کروڑ روپے کے لئے بنائیں-----(مداخلتیں)

○ **جناب اسپیکر۔** آپ آپس میں بولنے کی بجائے اسپیکر سے مخاطب ہو کر بولیں۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** (پوائنٹ آف آرڈر) میں بول رہا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا۔ یہ سوال پلاننگ کے منسٹر سے ہے۔ میں۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** ٹھیک ہے آپ کو موقع دیں گے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** میری بات سنیں۔۔۔۔ (مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ یہ سوال نہیں تحریک ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت)

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا۔ میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کافی کوشش کی لیکن اپنی تحریک استحقاق کو باضابطہ بنانے میں ناکام رہے۔ آپ اپنی رولنگ دے دیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ جس طرح محترم فنانس منسٹر نے کہاں ان کی دلیل پر مجھے کوئی اعتراض نہیں' لیکن یہاں یہ چیزیں Specify نہیں کی گئی ہیں جب ایک چیز کو بجٹ میں اصولی طور پر Specify ہی نہیں کیا گیا تو اس طرح بجٹ کی Approval نہیں ہوگی کیونکہ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم کس چیز کی منظوری دیں ہم کس بجٹ کو Approve کریں۔ اس میں تو کوئی بریک اپ نہیں ہے' کس سیکٹر میں بریک اپ نہیں ہے ہم کس سیکٹر پر بحث کریں؟

○ **جناب اسپیکر۔** آپ نے یہی باتیں تین تین دفعہ کہہ دی ہیں' یہ کوئی بات نہیں ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** مولانا عصمت اللہ صاحب نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر میں اپنی طرف سے رولنگ دے دی ہے کہ ہمایوں خان مری صاحب استحقاق کی تحریک منوانے میں ناکام رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف آپ کا ہی پریولیج ہے۔ یہ ان کا یعنی مولانا عصمت اللہ صاحب کا پریولیج نہیں ہے وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ناکام ہوگئے ہیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** آپ تحریک استحقاق سے متعلق کچھ بتائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس تحریک استحقاق پر میرا فیصلہ یہ ہے کہ جہاں تا اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے تو جو دلائل فاضل اراکین اسمبلی نے اس کی حمایت میں دیئے ہیں۔۔۔۔(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** دیکھئے میں بول رہا ہوں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جب اسپیکر صاحب بول رہے ہوں تو کوئی اور بالکل نہیں بول سکتا (تحسین و آفرین)

○ **جناب اسپیکر۔** لیکن یہ تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں لہٰذا اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ مجھے امید تھی کہ آپ حسب عادت اور حسب روایت اس کو Reject کردیں گے جیسا کہ آپکی پارٹی سینٹرز آپ کو ڈکٹیٹ کرتے ہیں تو ہمارا یہاں اسمبلی میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اگر یہی حال ہے تو یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں لہٰذا ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر جمہوری وطن پارٹی کے اراکین واک آؤٹ کرگئے)

(گیلری میں تالیوں کی آوازیں)

○ **مسٹر شیخ جعفر خان مندوخیل۔ (وزیر تعلیم)۔** جناب اسپیکر۔ آپ گیلری والوں کو سمجھائیں کہ وہ اس طرح نہ کریں، تالیاں نہ بجائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ اسمبلی کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔ آپ یہاں کارروائی دیکھنے کیلئے آتے ہیں لہٰذا آپ صرف کارروائی دیکھیں۔ آپ کو فریق بننے یا کارروائی میں حصہ لینے اور مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے اگر دوبارہ وہاں سے ایسا ہوا تو ان کو وہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

بجٹ بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء پر عام بحث

○ **جناب اسپیکر۔** اب میزانیہ بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء پر عام بحث ہوگی جو ممبر صاحبان بحث میں حصہ لینا

چاہیں؟

○ **وزیر خزانہ** - جناب اسپیکر۔ چونکہ کسی دوست نے تقریر کی تیاری نہیں کی ہے لہذا کل کے لئے رکھ دیں تاکہ گرما گرم تقریریں کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** تقاریر کے لئے تو آپ کو موقع فراہم ہے۔ ہمیں نام بھی نہیں دیئے گئے۔ میر ہمایوں خان مری اور حاجی کرم خان نجک نے نام دیئے تھے اور وہ ایوان میں نہیں ہیں۔ وہ بجٹ کی بحث میں آج حصہ نہیں لے رہے ہیں۔ چونکہ آج کوئی بھی بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں لہذا اسمبلی کی کارروائی کل شام چار بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(سہ پہر پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس
اگلے دن یک شنبہ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۹۱ء
شام چار بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)